عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۵ | ۵ تا ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۲۶ء | شمارہ: ۸

مسائل روزہ و زکوٰۃ

رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات

سیرت اُمّ المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.org

www.amtkn.com
Email:editorkn@yahoo.com

قرضِ حسنہ پر زکوٰۃ

س:...... میری بہن نے اپنے ایک رشتہ دار کو ساڑھے چھ لاکھ روپے بطور قرضِ حسنہ دیئے ہیں، ان کو کہا کہ ابھی اپنی ضرورت کے لئے استعمال کرلو، لیکن میرے مرنے کے بعد ان پیسوں کو صدقہ جاریہ میں لگا دینا، چاہے تھوڑے تھوڑے کر کے ہی لگاؤ لیکن پوری رقم ساڑھے چھ لاکھ روپے ہی لگانا۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس رقم کی زکوٰۃ بھی ہر سال نکالنا ہوگی؟ جبکہ اس رقم کے علاوہ میری بہن کے پاس اور کوئی رقم جمع نہیں رہتی بلکہ ہر ماہ خرچ ہوجاتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی سونا، چاندی بھی نہیں ہے۔ کیا ایسی صورت میں زکوٰۃ لازم ہوگی؟

ج:...... کسی کو قرض دے دینے سے رقم ملکیت سے خارج نہیں ہو جاتی بلکہ بدستور آپ ہی کی ملکیت میں رہتی ہے، اس وجہ سے ایسی قرض دی ہوئی رقم پر ہر سال زکوٰۃ لازم ہوتی ہے جس کے واپس ملنے کی امید ہو، ہاں! اس میں اتنی سہولت ضرور ہے کہ آپ چاہیں تو ہر سال اس رقم کی زکوٰۃ نکالتے رہیں یا پھر رقم وصول ہو جانے کے بعد اس میں سے ایک ساتھ گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ نکال دیں۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں آپ نے جو رقم قرض دی ہوئی ہے، اس پر ہر سال ڈھائی فیصد زکوٰۃ لازم ہے اور آپ کے انتقال کے بعد اس رقم کی حیثیت ترکہ کی ہوجائے گی اور میت کے ترکہ میں سے صرف ایک تہائی میں ہی وصیت نافذ ہوسکتی ہے، باقی دو تہائی ورثاء کا حق ہوتا ہے۔ اس لئے اگر یہ رقم آپ کے کُل مال کا ایک تہائی ہے پھر تو صدقہ جاریہ میں لگانے کی وصیت درست ہے، ورنہ یہ رقم ورثاء کو ملے گی اور اس کا صرف ایک تہائی ہی وصیت کے مطابق خرچ کیا جائے گا۔

زیورات کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

س:..... میری شادی پر مجھے اپنے والدین کی طرف سے سونے کے زیورات دیئے گئے اور سسرال والوں نے بھی زیورات دیئے مگر ساتھ ہی کہا کہ ان زیورات کو سنبھال کر رکھنا، بچوں کے کام آئیں گے اور اب یہ زیورات لاکرز میں رکھے ہوئے ہیں، میرے استعمال میں نہیں ہیں۔ کیا ان زیورات کی مجھ پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟

ج:...... جو زیورات آپ کو والدین کی طرف سے ملے ہیں وہ تو آپ ہی کی ملکیت ہیں، ان کی زکوٰۃ بھی آپ کے ذمہ ہے اور جو زیورات سسرال والوں نے دیئے ہیں، اگر وہ آپ کو بطور ملکیت دیئے ہیں تو اس کی زکوٰۃ بھی آپ ہی کے ذمہ ہے۔ اگر آپ کو استعمال کے لئے دیئے ہیں اور ملکیت آپ کے شوہر کی ہے تو اس کی زکوٰۃ آپ کے شوہر کے ذمہ ہے۔

ناکارہ مال کی زکوٰۃ

س:.... اگر کسی کے پاس کچھ مال گودام میں کئی سالوں سے پڑا ہوا ہو جس کی اب مارکیٹ ویلیو بھی نہ ہو صرف کباڑ میں ہی جائے گا، کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہوگی؟

ج:..... اگر آپ صاحبِ نصاب ہیں تو آپ کے دوسرے مال کے ساتھ اس مال کی جو بھی قیمت ہو اس کو حساب میں شامل کیا جائے گا، اگرچہ کباڑ ہی ہو، لیکن قیمت تو ہوگی اور پھر کُل کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۵ ۵ تا ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۳ تا ۲۸ فروری ۲۰۲۶ء شمارہ:۸

اس شمارے میں!

نعتوں کا استحضار	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
رمضان میں معمولاتِ نبوی ﷺ	۷	مولانا محمد اجمل قاسمی
سیرت ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ	۱۱	محمد اعظم مصباحی مبارکپوری
مسائل روزہ و زکوٰۃ	۱۴	مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ
زکوٰۃ کے جدید مسائل (۲)	۱۸	مولانا مفتی محمد سلمان مظاہری
نبی کریم ﷺ کی ذات کا تحفظ	۲۰	بیان:... مفتی محمد راشد مدنی
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا	۲۶	مولانا محمد مسعود خوشابی

سرپرست

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۱۵۷ فصل:....۸ھ کے واقعات

۲۶:....اس سال چیزوں کے نرخ بڑھ گئے تو صحابہؓ نے عرض کیا: ’’یا رسول اللہ! ہمارے لئے نرخ مقرّر کردیجئے‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرّر کرنے والا ہے اور وہی تنگی اور کشائش دینے والا ہے۔‘‘

۲۷:....اسی سال سہل بن بیضاء کا انتقال ہوا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ مسجد میں پڑھا۔

۲۸:....اسی سال فارس کا بادشاہ مرا، اور اہلِ فارس نے ’’بوران‘‘ نامی ایک عورت کو سربراہِ مملکت بنالیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’لَنْ یُفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً۔‘‘ ترجمہ:....’’اس قوم کو کبھی فلاح نصیب نہ ہوگی جنہوں نے اپنا معاملہ ایک عورت کے سپرد کرڈالا۔‘‘

۲۹:....اسی سال سرزمینِ شام میں بلقاء کا حاکم حارث بن ابی شمر الغسانی کفر کی حالت میں مرا۔

۳۰:....اسی سال اہلِ یمامہ کا سردار ہوذہ بن علی الحنفی کفر پر مرا، اور اس کی موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتحِ مکہ سے واپسی کے بعد ہوئی۔

۳۱:....اسی سال رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرّمہ پر لشکرکشی کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کیا، اور یہی فتحِ عظیم تھی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فتح کی آیات: ’’اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔۔۔الخ‘‘ میں فرمایا تھا، ۸ھ کے غزوات کے بیان میں غزوۂ فتحِ مکہ کے لئے روانگی، مکہ مکرّمہ میں داخلہ اور اس سے واپسی کی تاریخیں درج کرچکے ہیں۔

۳۲ تا ۳۴:....اسی سال فتحِ مکہ کے لئے روانگی سے قبل حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہلِ مکہ کے نام ایک خفیہ خط لکھا تھا جس میں قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے سے مطلع کیا گیا تھا، یہ خط انہوں نے سارہ نامی عورت کے ہاتھ بھیجا تھا، جو قریش کی باندی تھی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت مقداد، حضرت زبیر اور ایک اور صاحب رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور انہیں بتایا کہ وہ خط فلاں فلاں صفات کی عورت کے ہمراہ ہے اور وہ تمہیں روضۂ خاخ میں ملے گی، یہ حضرات اس کے تعاقب میں گئے اور ٹھیک اسی مقام پر وہ عورت ملی، اس سے خط کا پوچھا تو صاف مکر گئی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور فرمایا خط نکال دے ورنہ برہنہ تلاشی ہوگی، چنانچہ اس نے چوٹی کے اندر سے خط نکال کر دے دیا، بعد ازاں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں اپنی مجبوری پیش کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف کردیا اور گرفت نہیں فرمائی، اسی قصے کے سلسلے میں سورۃ الممتحنہ کی یہ آیات نازل ہوئیں: ’’یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ۔‘‘ (الممتحنہ:۱) ترجمہ:....’’اے ایمان والو! تم میرے دُشمنوں اور اپنے دُشمنوں کو دوست مت بناؤ۔‘‘ اور حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے خط کے قصے ہی کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ بدر کی فضیلت بیان فرمائی، چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطبؓ کے بارے میں عرض کیا کہ: ’’یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اُڑادوں‘‘ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’حاطب بدر میں شریک ہوئے ہیں اور خبر بھی ہے کہ اہلِ بدر کو اللہ تعالیٰ نے جھانک کر دیکھا ہے اور ان سے فرمایا ہے کہ: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے‘‘ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے اور مسندِ احمد کی ایک روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ: ’’کوئی ایسا شخص جو غزوۂ بدر میں شریک ہوا، دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔‘‘ (جاری ہے)

اداریہ

نعمتوں کا استحضار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

زیرِ نظر وعظ حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم نے ایک ختمِ قرآن کریم کے موقع پر رمضان المبارک 1434ھ میں مدرسہ قاسمیہ بزرٹہ لائن میں فرمایا تھا، صاحبزادہ حافظ محمد صہیب اعجاز سلّمہ اللہ تعالیٰ نے اسے تحریری قالب میں ڈھالا ہے۔ ماہِ رمضان المبارک کی مناسبت سے افادہِ عام کی غرض سے نذرِ قارئین کیا جارہا ہے۔

بعد از خطبہ مسنونہ:

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (کتاب فضائل القرآن، مشکوٰۃ ص:183)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

خوش قسمت ہیں وہ ماں باپ کہ جن کے بچوں نے قرآن کریم کی دولت اپنے سینے میں محفوظ کی اور آج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر آپ کے نائب بن کر آپ کی امامت کررہے ہیں اور اللہ کا کلام امت کو سنارہے ہیں۔

قرآن کریم اتنی بڑی دولت ہے کہ کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ قرآن کریم نے جہاں اپنا تعارف کرایا کہ یہ نصیحت نامہ ہے، شفا ہے سینوں کے لیے، ہدایت کا باعث ہے، ایمان والوں کے لیے رحمت ہے، یہ اللہ کا فضل ہے، یہ اللہ کی رحمت ہے۔ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا وہاں یہ بھی فرمایا: اس پر خوش ہونا چاہیے۔ یعنی جس کے پاس قرآن کریم جیسی دولت آگئی اسے اس پر خوش ہونا چاہیے۔ اور فرمایا: هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ قرآن کریم کا مل جانا، محفوظ ہوجانا بہتر ہے ان ساری چیزوں سے جنہیں لوگ جمع کررہے ہیں۔

یہ میری بات نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ جمع ہورہا ہے... مال، دولت، سونا، چاندی، اولاد، عہدے، مناصب، صدارت، وزارت... سب کچھ... فرمایا: ان تمام چیزوں سے قرآن کریم کا مل جانا بہتر ہے۔ اس لیے کہ خزانہ ہو یا مال، یہ قارون کی وراثت ہے۔ عہدہ، وزارتیں یہ سب ہامان، قارون، فرعون... یہ ان کی وراثتیں ہیں۔ اور قرآن کریم کا مل جانا... یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت ہے۔

آج دنیا مال کے پیچھے دوڑ رہی ہے، عہدوں کے پیچھے دوڑ رہی ہے، مناصب کے پیچھے دوڑ رہی ہے۔ ٹھیک ہے، جائز ہے... وہ ان کا حصہ اور تقسیم ہے اللہ کی... لیکن ان حفاظ کے ماں باپ سوچ لیں کہ ہمارے بچوں نے جو دولت جمع کی ہے، وہ دولت ہے جو براہِ راست اللہ کی جانب سے آئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے محفوظ کیا اور وہ دولت آپ نے صحابہ کرامؓ میں تقسیم کی، اور صحابہ کرامؓ نے آگے تقسیم کی اور آج تک تقسیم ہورہی ہے اور قیامت تک تقسیم ہوتی رہے گی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ بازار میں دیکھا کہ لوگ منہمک ہیں خرید وفروخت میں...آج جیسے چلے جاؤ بازاروں میں، تل دھرنے کی جگہ نہیں...تو وہاں آواز لگائی کہ تم یہاں منہمک ہو تجارت میں، خرید وفروخت میں، اور مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہورہی ہے۔ لوگ گئے جوق درجوق کہ وہاں سے بھی کچھ ہمیں مل جائے۔ وہاں دیکھا تو کوئی ذکر کررہا ہے، کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھ رہا ہے، کوئی قرآن پڑھ رہا ہے۔ دیکھ کر واپس آ گئے، اور خبر دینے والے کو کہتے ہیں کہ: وہاں تو کچھ بھی تقسیم نہیں ہورہا ہے۔ خبر دینے والے نے سوال کیا کہ: وہاں کیا ہورہا تھا؟ کہا: کوئی ذکر کررہا ہے، کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھ رہا ہے، کوئی قرآن پڑھ رہا ہے۔ اس نے کہا: یہی تو میراث ہے! یہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی دولت ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود واضح فرمایا: اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔ (کتاب العلم، مشکوٰۃ، ص:34) فرمایا: علماء، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں۔ انبیاء کرام دینار اور درہم وراثت میں نہیں چھوڑ جاتے، وہ تو علم کی وراثت چھوڑ کر جاتے ہیں، اور جس نے علم حاصل کرلیا، اس نے بہت بڑی دولت جمع کرلی۔

میں ان حفاظ کو مبارکباد دیتا ہوں، ان کے والدین یعنی ماں کو بھی، ان کے والد کو بھی، ان کے ددھیال کو بھی، ان کے ننھیال کو بھی کہ آپ کے گھر میں اتنی بڑی دولت آ گئی ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے۔ دنیا کے اعتبار سے بھی بہت بڑی دولت آ گئی ہے اور آخرت کے اعتبار سے تو ہے ہی بڑی دولت۔ اور یہی دولت آخرت والی دولت ہے۔ دنیا میں آپ کو بہت ساری نعمتیں ملی ہوں گی، اور ہر ایک کو ملی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا ''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو شمار نہیں کرسکتے۔'' مجھ پر بھی وہ نعمتیں برس رہی ہیں، آپ پر بھی نعمتیں برس رہی ہیں، ہر ایک پر اللہ کی نعمتیں برس رہی ہیں۔ نیند کا مل جانا یہ اللہ کی جانب سے نعمت ہے، کھانے کا ہضم ہوجانا یہ اللہ کی نعمت ہے، صحت کا ملنا یہ اللہ کی نعمت ہے، بینائی موجود ہے یہ اللہ کی نعمت ہے، قدموں سے چل لیتے ہیں یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کے پاس یہ نہیں ہے، ان سے معلوم کرلیں۔ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں ہیں ہمارے اوپر۔ اللہ نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا، یہ سب سے بڑی نعمت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بہت سارے معجزات عطا فرمائے۔ سب سے بڑا اور قیامت تک رہنے والا معجزہ، وہ یہ علمی معجزہ قرآن کریم ہے۔ اور قرآن پڑھنے والا، پڑھانے والا یہ اللہ تعالیٰ کے فوجی ہیں۔ یہ حفاظ اللہ تعالیٰ کی فوج کے سپاہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کلام یعنی قرآن کریم کی حفاظت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:9) ''یہ قرآن ہم نے ہی اتارا اور اس کی حفاظت بھی ہم کریں گے۔'' اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی کیسے حفاظت کریں گے؟ اللہ ایسی فوج تیار کریں گے! اللہ تعالیٰ ان بچوں کو کھڑا کردیں گے۔ ان کے سینوں کو اللہ پاک اپنے کلام کے لیے کھول دیں گے، وہ محفوظ کریں گے...

انگریز نے جب برصغیر پر تسلط جمایا تھا، غاصب اور مسلمانوں کا دشمن بن کر آیا تھا، اور اس نے مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا، درختوں پر لٹکایا، شیروں کی کھالوں میں لپیٹ کر ان کو جلایا، سب کچھ کیا۔ اور پھر قرآن کریم پر بھی اس نے اپنا ہاتھ صاف کیا۔ قرآن کریم کے نسخے جمع کر کر کے ان کو سمندر برد کیا کہ یہ نہ کتاب ان کے پاس ہوگی اور نہ اس کو پڑھیں گے پڑھائیں گے اور نہ مسلمان آگے ترقی کریں گے۔ اس وقت ایک صاحبِ دل، ایک بزرگ، ایک نابینا لڑکے کو اٹھا کر لائے اور انگریز کے سامنے کھڑا کیا۔ اور اس بچے کو کہا کہ آپ قرآن کریم پڑھیں۔ اس نے قرآن کریم پڑھنا شروع کردیا، اس نے کہا: کتنے قرآن جلاؤ گے؟ کتنے قرآن تم دریا برد کرو گے؟ یہ دولت تو اللہ کی ہے۔

(باقی صفحہ 27 پر)

ماہِ رمضان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معمولات

مولانا محمد اجمل قاسمی

اسلام میں جو عبادتیں رکھی گئی ہیں ان کا اصل مقصد ان عبادتوں کے ذریعہ رب العالمین کی عظمت وکبرائی کا اقرار واعتراف اور اس کے حضور اپنی بندگی، سرافگندی اور تواضع و عاجزی کا اظہار ہے، نماز وزکاۃ ہو یا روزہ وحج یہ ساری عبادتیں ان مقاصد میں مشترک ہیں، ان عمومی اور مشترکہ مقاصد کے ساتھ ان عبادتوں کے کچھ اور بھی ضمنی مقاصد ہیں جو قرآن وحدیث کے مطالعہ سے ہمارے سامنے آتے ہیں؛ چنانچہ ان عبادتوں کا ایک اہم مقصد بندوں کی دینی اور روحانی تہذیب وتربیت بھی ہے، جس طرح ہر عبادت کا انداز، طرز عبادت اور اس کے ارکان وشرائط جدا جدا ہیں، اسی طرح ان کی تاثیریں بھی الگ الگ ہیں، جن سے الگ الگ پہلوؤں سے بندوں کی تکمیل اور تربیت ہوتی ہے۔

چنانچہ نماز انسان کو بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے، زکاۃ سے حبِّ دنیا کا علاج ہوتا ہے جو ہر برائی کی جڑ ہے، حج اللہ کی محبت میں سرشاری اور کامل بندگی پیدا کرنے کا موثر ذریعہ ہے، اور روزہ سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے، نفس کے وہ حیوانی، شیطانی اور شہوانی تقاضے کمزور ہوتے ہیں جو انسان کو دنیا اور دنیا کی لذتوں کی طرف کھینچتے اور فکر آخرت سے غافل کرتے ہیں، روزہ قلب وروح کی بہترین غذا اور ان کی طہارت و پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے، روزہ سے انسان میں ذوق طاعت پیدا ہوتا ہے، اس کا مزاج فرشتوں کے مزاج سے کافی ہم آہنگ اور قریب ہوجاتا ہے، فرشتے اللہ کے محبوب اور محترم بندے ہیں، لہٰذا ان کی مشابہت اختیار کرنے والا بھی اللہ کا محبوب بن جاتا ہے، روزہ انسان کو خواہشات پر کنٹرول کرنا سکھاتا ہے، صبر کا عادی بناتا ہے، بھوک و پیاس کا احساس دلاکر بھوکوں اور پیاسوں کے لیے ہمدردی اور خیرخواہی کے جذبات پیدا کرتا ہے، غیبت و بدگوئی اور فحش و بیہودہ باتوں سے روک کر اس میں بہترین اخلاق پیدا کرتا ہے، روزہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص سکھاتا ہے۔

روزے میں بارہا ایسے مواقع آتے ہیں جب تنہائی بھی ہوتی ہے، بھوک وپیاس کا شدید تقاضا بھی ہوتا ہے، اور کھانے پینے کی چیزیں بھی مہیا ہوتیں، کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا، صرف اللہ کی آنکھ دیکھ رہی ہوتی ہے، جس کے لحاظ اور ڈر سے بندہ بھوک پیاس پر صبر کرجاتا ہے، روزہ دار کا یہی اخلاص ہے جس کی بنا پر اس کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے عزیز تر ہے، اور کل قیامت کے دن اس کو اپنے اس اخلاص کا صلہ خاص اللہ کے ہاتھوں سے ملنے والا ہے، روزہ گناہوں کے معاف کرانے اور نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، اس کے لیے بس ذرا سی توجہ اور ہمت درکار ہوتی ہے۔

(زادالمعاد ابن القیم ۱/۲۶۶)

روزہ ہو یا دوسری عبادتیں ان کے مقاصد اور ان کے فوائد وثمرات اسی وقت حاصل ہوتے ہیں جب کہ ان کو پورے ذوق وشوق سے ان کے شرائط وآداب کے ساتھ انجام دیا جائے، اس کے بغیر مطلوبہ فوائد پوری طرح حاصل نہیں ہوتے، عبادات میں ذوق وشوق پیدا کرنے کا سب سے بہترین ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و عمل ہیں اور ان کے شرائط وآداب جاننے کا سب سے بنیادی ذریعہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و فرمودات ہیں؛ اس لیے آیئے ذیل کی سطروں میں یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کے سب سے حسین موسم رمضان المبارک کو کس طرح گزارتے تھے، آپ کے معمولات کیا ہوتے

تھے، اور آپ نے روزوں کے خیر و برکت پانے کے لیے امت کو کیا ہدایات دیں؟

عبادت و ریاضت اور دعاؤں کا غیر معمولی اہتمام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمہ جہت اور ہمہ گیر ہے، آپ ایک رسول تھے، داعی و مصلح تھے، حاکم وقت تھے، قاضی وفیصل تھے، قائد اور سالار لشکر تھے، آپ پر خانگی اور عائلی اور نہ جانے کون کون سی ذمہ داریاں تھیں اور آپ بیک وقت یہ ساری ذمہ داریاں اس طرح بحسن خوبی انجام دیتے تھے، کہ کہیں کوئی خلل اور کمزوری نظر نہیں آتی؛ مگر ان تمام ذمہ داریوں اور اوصاف حمیدہ میں جو سب سے نمایاں اور غالب وصف ہے وہ آپ کی عبدیت و بندگی اور ذوق عبادت ہے، امن ہو جنگ ہو، رزم ہو بزم ہو، سفر ہو حضر ہو، خلوت ہو جلوت ہو، آپ کو نمازوں کا اہتمام ملے گا، روزوں کی کثرت ملے گی، عبادت ریاضت ملے گی، ذکر و مناجات ملے گی، آہ سحر گاہی اور نالہ نیم شبی ملے گا، لمبے سجدے ملیں گے، طویل دعائیں ملیں گی، رب کے حضور عجز و نیاز ملے گا، حضور کی زندگی کے جس پہلو کو بھی چاہیں اٹھالیں، کوئی پہلو بھی عبدیت و بندگی سے خالی نہیں ملے گا۔

جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عام زندگی میں بھی آپ کی عبدیت اور ذوق عبادت کا پہلو بہت ہی نمایاں اور ممتاز تھا، تو پھر رمضان کے کیا کہنے! یہ تو طبع مبارک کے لیے خاص بہار و نشاط کا زمانہ تھا، ذوق عبادت اپنے عروج پر ہوتا، مشقت ریاضت بڑھ جاتی، خوف و خشیت کا غلبہ ہوتا، دعاؤں میں الحاح وزاری کی کیفیت میں اضافہ ہو جاتا؛ یہاں تک کہ مجاہدے کے اثر اور خوف وخشیت کے غلبے سے آپ کا رنگ بدل جاتا؛ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَ لَونُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْه۔“

(بیہقی شعب الایمان، رقم:۳۶۲۵)

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ جب رمضان داخل ہوتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا، نمازوں میں اضافہ ہو جاتا، دعاؤں میں خوب الحاح و زاری کرتے، خوف وخشیت کا غلبہ ہوتا۔“

رمضان میں آپ کے یہ جو مختصر حالات اس حدیث میں بیان ہوئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہی شخص رمضان المبارک کی برکتوں سے صحیح طور پر فیض یاب ہوسکتا ہے جسے اس مبارک مہینے میں نیکیوں کی دھن لگی ہو، اس کے ایک لمحے کی قدر کرنے کے لیے ہمہ وقت مستعد رہتا ہو، اور آخرت کے ثواب اور جنت میں بلند مقام حاصل کرنے کے لیے اپنے راحت و آرام کو تج دیتا ہو، ہمارے بزرگوں کے واقعات کتابوں میں مذکور ہیں یہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی پیروی کرتے ہوئے رمضان میں راحت آرام اور غیر ضروری مصروفیات کو چھوڑ کر ریاضت ومجاہدے کے لیے اپنے کو وقف کر دیتے، اور اس کی برکتوں سے پوری طرح فیضیاب ہوتے۔

سحری وافطاری:

دین نام ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا، جس وقت جو حکم ہو بندہ چوں چرا کے بغیر اس کے تعمیل کے لیے آمادہ رہے، روزے میں اللہ تعالی نے دن بھر کھانے پینے اور شرم گاہ کی خواہشات کو حرام قرار دیا ہے، طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب کے درمیانی وقفے میں پانی کا ایک قطرہ بھی حلق سے اتر آئے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس طرح اللہ بندوں کے جذبہ اطاعت اور صبر و استقامت کا امتحان لیتا ہے؛ مگر روزہ وقت پورا ہوتے ہی افطار کو نہ صرف جائز قرار دیتا ہے؛ بلکہ اس کی ترغیب بھی دی ہے، ان پر برکت اور خیر و مغفرت کے وعدے کیے ہیں، بندوں کے ضعف کی رعایت کرتے ہوئے افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کو افضل قرار دیا ہے؛ تاکہ روزے کا عمل ان کے لیے آسان بھی ہو اور مختصر بھی، بندہ روزہ رکھ کر بھی اللہ کے الطاف وعنایات کا مورد بنتا ہے اور سحری اور افطار میں کھا پی کر بھی انعام و نوازش کا مستحق قرار پاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً خود بھی سحری و افطاری کا اہتمام فرماتے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتے؛ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ

بَرَکَۃً‘‘ (صحیح مسلم:رقم۱۰۹۵)

ترجمہ:’’سحری کیا کرو، اس لیے کہ سحری میں برکت ہے۔‘‘

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’اُمِرْنَا اَنْ نُعَجِّلَ اِفْطَارَنَا وَنُوَخِّرَ سُحُوْرَنَا۔‘‘ (السنن الکبری،۴/۲۳۸)

ترجمہ:’’ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم افطار میں جلدی کریں اور سحری میں تاخیر کریں۔‘‘

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْاِفْطَارَ۔‘‘ (صحیح مسلم رقم ۱۰۹۸ و جامع الترمذی رقم ۷۰۰)

ترجمہ:’’لوگ جب تک افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے خیر کے ساتھ رہیں گے۔‘‘

ایک حدیث قدسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

’’قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُھُمْ فِطْرًا۔‘‘ (جامع الترمذی رقم ۷۰۰)

ترجمہ:’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں مجھے سب زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرتا ہو۔‘‘

سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنے کی فضیلت میں بہت سی روایتیں وارد ہوئیں، بعض طبیعتیں حددرجہ احتیاط پسند ہوتی ہیں؛ مگر سحری اور افطاری میں حددرجہ احتیاط کی وجہ سے روزہ کافی لمبا ہوسکتا ہے، جولوگوں کے لیے باعث پریشانی ہوگا؛ اس لیے سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کو مستحب قرار دیا گیا ہے؛ مگر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ضروری احتیاط بھی چھوڑ دی جائے اور آدمی سحری میں اتنی تاخیر اور افطار میں اتنی جلدی کرنے لگے کہ روزہ ہی مشکوک ہوجائے، سحری میں ایسی تاخیر اور افطار میں اتنی جلدی جس سے روزہ ہی مشکوک ہوجائے جائز نہیں ہے۔

کھجور یا پانی سے سحر و افطار:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو کھجور سے سحری و افطار کرنے کی ترغیب دی ہے، اور کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی سے افطار کی ترغیب دی ہے، جس کی وجہ سے علماء کرام نے کھجور اور کھجور کی عدم موجودگی میں پانی سے افطار کو مسنون قرار دیا ہے، علامہ ابن القیمؒ نے لکھا ہے کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور اور پانی سے روزہ افطار کی ترغیب دینا درحقیقت امت پر شفقت اور ہمدردی کی وجہ سے تھا؛ اس لیے کہ خالی معدہ میٹھی چیز کو زیادہ قبول کرتا ہے، اور جسم کو اس سے اور چیزوں کی بنسبت زیادہ توانائی حاصل ہوتی ہے، رہا پانی کا استعمال تو معدہ میں دیر سے بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے خشکی پیدا ہو جاتی ہے، شروع میں تھوڑا پانی استعمال کرنے سے معدے میں تری پیدا ہو جاتی ہے، جس سے بعد میں کھائی جانی والی غذا زیادہ صحت بخش ہوجاتی ہے، یہ تو جسمانی فائدہ ہوا، کھجور اور پانی کے ایک ساتھ استعمال سے کچھ ایسی خاصیت بھی پیدا ہوجاتی ہے جو قلب کے اصلاح میں بھی موثر ہے، اہل اللہ پر یہ تاثیر مخفی نہیں۔‘‘

(زادالمعاد:۱/۲۷۷)

ابن القیم رحمۃ اللہ نے زاد المعاد میں ایک حدیث بھی نقل فرمائی ہے جس میں یہ صراحت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی افطار میں کھجور یا پانی کا استعمال فرماتے تھے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

’’کَانَ یُفْطِرُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّيَ ، فَاِنْ لَمْ تَکُنْ رُطَبَاتٌ فَتَمَرَاتٌ، فَاِنْ لَمْ یَکُنْ تَمَرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ۔‘‘ (سنن ابی داؤد رقم:۲۳۵۶ و جامع الترمذی رقم:۶۹۶)

ترجمہ:’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کی ادائیگی سے پہلے چند تر کھجوروں سے افطار فرماتے تھے، اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند چھوہاروں سے افطار کرتے اور اگر چھوہارے بھی نہ ہوتے تو آپ پانی کے چند گھونٹ نوش فرماتے۔‘‘

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے صحابہ کرامؓ کو کھجور اور پانی کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’إذا افطر أحدکم فَلْیُفْطِرْ علی تَمرٍ، فإنّہ برکۃٌ، فإنْ لم یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ علی ماءٍ، فإنّہ طھور۔‘‘

(جامع الترمذی، رقم:۶۵۸)

ترجمہ:’’تم میں جب کوئی افطار کرے تو کھجور سے کرے؛ اس لیے کہ کھجور میں برکت ہے، پس اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے

افطار کرلے؛ اس لیے کہ پانی نہایت پاک چیز ہے۔‘‘

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’نِعْمَ سُحُورُ الْمُؤمِنِ التَّمْرُ۔‘‘ (سنن أبي داود، رقم:۲۳۴۵)

ترجمہ: ’’کھجور مومن کے لیے کیا بہترین سحری ہے!‘‘

قیام اللیل اور تراویح:

انسان درحقیقت دو عنصر سے بنا ہے، ایک اس کا حیوانی وجود ہے، جس کی وجہ سے انسان میں کھانے پینے راحت وآرام کے تقاضے اور جنسی خواہشات ہوتی ہیں، اور انسان کا ایک ملکوتی اور روحانی وجود ہے جس سے انسان میں ذوق عبادت، طاعت و بندگی، اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اس کی حمد وثنا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، حیوانی وجود انسان کو پستی کی طرف کی دھکیلتا ہے، جب کہ روحانی اور ملکوتی عنصر آدمی کو بلندی اور اللہ کے قرب کی طرف کھینچتا ہے، روزے میں انسان کھانا پینا اور جنسی شہوتوں کو ترک کرکے اپنے حیوانی اور بہیمی عنصر کو کمزور اور روحانی و ملکوتی عنصر کو صحت منداور توانا بناتا ہے اور پھر اس پر مزید عبادتوں کا اہتمام کرکے ملکوتی وجود کو پیہم ایمانی غذا دیتا ہے؛ تاکہ اس کا روحانی وجود غالب اور حیوانی وجود مغلوب ہو جائے کہ یہی انسان کی دنیوی و اخروی سعادت کا ذریعہ ہے، رمضان میں مختلف عبادتوں کا اہتمام کرایا جاتا ہے، جس میں ایک عبادت قیام اللیل اور تراویح کی نماز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قیام اللیل کا اہتمام کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے، چنانچہ ’’عبادت و ریاضت کے اہتمام‘‘ کے عنوان کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ حالات گزر چکے ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت یہ تھی کہ جب رمضان داخل ہوتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا، نمازوں میں اضافہ ہوجاتا، دعاؤں میں الحاح وزاری کرتے، خوف و خشیت کا غلبہ ہوتا۔‘‘

اس ارشاد میں یہ وضاحت ہے کہ رمضان میں آپ کی نمازیں اور دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی تھیں، اس سلسلے کی بعض اور روایات بھی پیش کی جاتی ہیں؛ چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيرِ أَنْ يَأمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ رَمَضَانَ مِنْ ذَنْبِهِ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى ذٰلِكَ۔‘‘

(صحیح مسلم، رقم۷۵۹)

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیتے، وجوب کا حکم نہیں، آپ فرماتے: جو شخص رمضان کی راتوں میں نماز تراویح پڑھے اللہ پر ایمان رکھتے اور اس سے ثواب کی امید کرتے ہوئے تو اللہ اس کے سابقہ گناہوں کا معاف کردے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی عمل رہا، دورِ صدیقی اور ابتدا دورِ فاروقی میں بھی یہی عمل رہا۔‘‘

(جاری ہے)

اظہارِ تعزیت

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوّر اللہ مرقدہٗ کے مسترشد ومخلص اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قدیم کارکن جناب جاوید زمانؒ ۲۸ جنوری بروز پیر رحلت فرمائے عالمِ آخرت ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! آپ کی نمازِ جنازہ اُسی روز جامع مسجد فلاح، نصیر آباد بلاک ۱۴ میں صاحب زادہ حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی مدظلہٗ نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ دامت برکاتہم چوں کہ ان دنوں سفر پر تھے تو انھوں نے سفر سے واپسی کے بعد ۵ فروری کو مرحوم کے آبائی گھر جاکر ان کے لواحقین سے تعزیت کی اور اُن کے لیے، اُن کے بھائی عادل زمان مرحوم کے لیے اور محمد عمر خان کے والد گرامی مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب کیا اور دعائے مغفرت کرائی۔ اس موقع پر سید انوار الحسن اور مولوی محمد قاسم بھی موجود تھے۔ قارئین سے بھی حسبِ توفیق ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

سیرت ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

محمد اعظم مصباحی مبارک پوری

حضرت خدیجہ کا خاندان مکہ شریف میں بہت معزز خاندان تھا آپ کے والد خویلد مکہ کے رئیسوں میں تھے، آپ ایک کامیاب تاجر ہونے کے ساتھ ساتھ جود و سخاوت میں بھی بے مثال تھے،سخاوت کی وجہ سے پورے مکہ معظّمہ میں عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ملک یمن اور شام میں بھی کافی اثر و رسوخ تھا۔

حضرت خدیجہ اپنے بچپن سے ہی نہایت حلیم و بردباد اور باوقار تھیں، متانت و سنجیدگی اور ذہانت و فطانت کے ساتھ معاملہ فہمی اورغم خواری وغم گساری کی دولت سے بھی مالا مال تھیں۔

حضرت خدیجہ جب سن بلوغ کو پہنچی تو آپ کے والد خویلد نے آپ کا نکاح ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ تمیمی سے کر دیا۔

ابو ہالہ اور ہند نامی دو بیٹے پیدا ہوئے ان دونوں بیٹوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت خدیجہ نے پہلے شوہر کے انتقال کے بعد قبیلہ بنومخزوم کے ایک معزز شخص عتیق بن عائذ یا عابد بن عبد اللہ سے نکاح کر لیا۔ عتیق کے یہاں حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک بچی پیدا ہوئی اس کا نام بھی ہند رکھا گیا۔ یہ بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

حضرت خدیجہ کے دوسرے شوہر عتیق بھی زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہے، ان کا بھی جلد ہی انتقال ہو گیا۔

ابو ہالہ اور عتیق کے بعد ام المومنین سیدہ خدیجہؓ کا نکاح حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔ اس کی کچھ تفصیل یوں ہے:

حضرت خدیجہ جو قریش کی ایک مال دار اور نیک سیرت خاتون تھیں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مال تجارت لیا اور سفر میں تشریف لے گئے۔اس وقت آپ کی عمر پچیس سال کی تھی۔اس سفر میں نسطورا راہب کے پاس سے آپ کا گزر ہوا۔اس نے آپ کو پہچان لیا کہ یہ نبی آخر الزماں ہیں، جن کا ذکر انبیائے سابقین کی کتابوں میں ملتا ہے۔حضرت خدیجہ کا غلام میسرہ بھی شریک سفر تھا، اس نے اس سفر میں آپ کی بہت سی خرق عادت والی باتیں دیکھیں، جب آپ سفر سے واپس آ رہے تھے تو حضرت خدیجہ بالا خانے پر بیٹھی ہوئی آمد کا پُر کیف منظر دیکھ رہی تھیں، آپ نے دیکھا کہ سرکار چلے آ رہے ہیں اور دو فرشتے ان پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے پورے سفر میں ایسا ہی دیکھا ہے اور سفر کی دوسری خرق عادت باتیں بھی بیان کیں۔ یہ سن کر حضرت خدیجہ کا دل ان کی طرف مائل ہونے لگا اور سرکار دو جہاں سے نکاح کی درخواست کی، جب ابو طالب کو اطلاع ہوئی تو معاملات طے ہونے کے بعد چند اشراف قریش کو لے کر حضرت خدیجہ کے گھر پہنچے، خدیجہ کی طرف سے ان کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل ذمہ دار تھے، ابو طالب نے خطبہ پڑھا، دوران خطبہ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے فضائل و مناقب بیان کیے اور نکاح منعقد ہو گیا۔

قبولیت اسلام: ام المومنین سیدہ خدیجہؓ ابتدائے اسلام میں کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ ابن سعد نے طبقات میں ایک روایت یحییٰ بن فرات کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے اس وقت کے اسلام کی منظرکشی کی ہے۔

عفیف کندی سامان خریدنے کے لیے مکہ آئے اور عباس بن عبد المطلب کے گھر مہمان ہوئے، صبح کے وقت ایک دن کعبہ کی طرف نظر اٹھی تو دیکھا کہ ایک نوجوان آیا اور آسمان کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا پھر ایک لڑکا اس کے داہنی طرف کھڑا ہوا پھر ایک عورت دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی نماز پڑھ کر

یہ لوگ چلے گئے تو عفیف نے عباس سے کہا کہ کوئی عظیم واقعہ پیش آیا؟ عباس نے کہا: ہاں پھر کہا: جانتے ہو یہ نوجوان کون ہے یہ میرا بھتیجا محمد ہے، دوسرا میرا بھتیجا علی ہے اور یہ محمد کی بیوی خدیجہ ہے۔ میرے بھتیجے کا خیال ہے کہ اس کا مذہب رب کا مذہب ہے اور وہ جو کچھ کرتا ہے رب کے حکم سے کرتا ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے تمام روئے زمین پر ان تینوں کے سوا کوئی اور اس دین کا پابند نہیں، یہ سن کر مجھے تمنا ہوئی کہ کاش میں چوتھا ہوتا۔

پہلی وحی اور حضرت خدیجہؓ: جوں جوں بعثت کا زمانہ قریب آتا جارہا تھا تو حضور کا یہ معمول ہوگیا تھا کہ آپ آبادیوں سے نکل کر زیادہ وقت خلوت نشینی میں بسر کرتے کئی کئی روز کا توشہ لے کر غار حرا میں چلے جاتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔ آٹھویں ربیع الاول دوشنبہ کے دن حضرت جبریل غارِ حرا میں آپ کے پاس آئے اور وحی سنا کر کہا پڑھیے، آپ نے فرمایا: میں پڑھنا نہیں جانتا، پھر حضرت جبریل نے آپ سے معانقہ کیا اور کہا: پڑھیے، آپ نے فرمایا: میں پڑھنا نہیں جانتا، اس کے بعد حضرت جبریل نے معانقہ کیا اور کہا پڑھیے، آپ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا، حضرت جبریل نے کہا: ”اقرا باسم ربك الذی خلق“ تو سرکار نے پڑھنا شروع کیا۔

یہ سب سے پہلی وحی تھی جس کی وجہ سے آپ کے بدن کو بڑی تکلیف ہوئی آپ اپنے دولت خانے تشریف لائے اور کہا کہ مجھے چادر اڑھاؤ، حضرت خدیجہ نے آپ کو چادر اڑھائی آپ نے حضرت خدیجہ سے غار کے حالات بیان کر کے کہا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا کہ اللہ آپ کو رسوا نہیں کرے گا، آپ غریبوں کی مدد، مفلسوں کی خیر خواہی اور راہ حق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی، ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں ورقہ بن نوفل کتب سابقہ کے عالم تھے انھوں نے پورا واقعہ سننے کے بعد کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس آتا تھا۔ تم اس امت کے پیغمبر ہو۔

شعب ابی طالب اور حضرت خدیجہؓ: حضور ﷺ کو تبلیغ اسلام سے باز رکھنے کے لیے مشرکین مکہ نے طرح طرح کے لالچ دیئے لیکن سرکار نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی جب مشرکین مکہ اپنی تمام تر امکانی تدابیر اختیار کر کے تھک گئے تو انھوں نے آپ کے قتل کا ارادہ بنا لیا جب آپ کے چچا جناب ابو طالب نے یہ دیکھا کہ قریش محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچا سکتے ہیں تو آپ سرکار کو لے کر شعب ابی طالب میں چلے گئے کفار نے آپ سے برادرانہ تعلق توڑ دیا اور طرح طرح کی سختیاں کیں ان سختیوں میں حضرت خدیجہؓ بھی آپ کے ساتھ رہیں۔ اور ہر طرح سے سرکار کا ساتھ دیا۔

اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے مالی قربانی: حضور انور ﷺ کی زوجیت میں داخل ہونے کے بعد حضرت خدیجہؓ نے اپنا سب کچھ آپ ﷺ کے قدموں پر نثار کر دیا تھا۔

حضرت خدیجہؓ کا مال تقریباً ان کی وفات تک آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی اولاد امجاد کے لیے معاش کا ذریعہ بنا رہا، اور آپ ﷺ اہل و عیال کی ضروریات کو مہیا کرنے سے بے فکر ہو کر گم گشتۂ راہ انسانوں کو خداوند قدوس کی وحدانیت کا سبق پڑھاتے رہے، اور ان کو راہ راست پر لا کر دین و دنیا دونوں کی کامیابیاں ان کے قدموں میں ڈالتے رہے۔

حضرت خدیجہؓ کے مال نے آپ ﷺ کو صرف فکر معاش سے ہی سبک دوش نہیں کیا بلکہ وہ اسلام کی تبلیغ و ترویج اور نشر و اشاعت میں بھی خوب کام آتا رہا، چنانچہ ان کے احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”انہوں نے مالکانہ طور پر اپنا مال میرے حوالے کر دیا تو میں نے راہ خداوندی میں اسے دین کی نشر و اشاعت کے لیے خرچ کیا۔“

امتیازات و خصوصیات: حضور انور ﷺ کی تمام ازواج مطہرات میں ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو چند ایسی خصوصیات حاصل ہیں کہ جن میں آپ ﷺ کی کوئی اور بیوی ان کی شریک و سہیم نہیں ہے حضرت خدیجہؓ کے خصوصی امتیازات یہ ہیں:

(۱) وہ حضور ﷺ کی سب سے پہلے زوجۂ مطہرہ ہیں۔

(۲) آپ ﷺ کی زوجیت میں داخل ہونے کے وقت ان کی عمر چالیس برس اور آپ ﷺ کی پچیس برس تھی، بقیہ تمام ازواج مطہرات باعتبار عمر آپ ﷺ سے چھوٹی تھیں۔

(۳) عمر میں کافی تفاوت کے باوجود ان کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔

(۴) صاحبزادے حضرت ابراہیم کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انھیں کے بطن سے پیدا ہوئیں۔

(۵) حضرت خدیجہؓ سب سے پہلی خاتون ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

(۶) اپنا پورا سرمایہ وقف کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاش کی فکر سے آزاد کر دیا۔

(۷) منصب نبوت و رسالت پر فائز ہونے کے بعد سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو انھوں نے ہی دیکھا اور نظر نبوت سب سے پہلے انھیں کے روئے زیبا پر پڑی۔

(۸) خداوند قدوس نے انھیں اپنے ہدیہ سلام سے اعزاز بخشا، اور جنت میں موتی کے ایک محل کی خوش خبری سے نوازا۔

یہ وہ اوصاف ہیں کہ ان میں دیگر ازواج مطہرات میں سے کوئی زوجہ بھی ان کی شریک وسہیم نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ سے بے پناہ محبت کرتے اوران کا تذکرہ جمیل کیا کرتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حضرت خدیجہؓ کا ذکر کرتے اور اکثر ایسا ہوتا کہ جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو کچھ گوشت حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ضرور بھیجتے، کبھی کبھی میں کہتی کہ دنیا میں بس ایک خدیجہؓ ہی آپ کی بیوی تھیں، تو آپ فرماتے کہ خدیجہؓ وہ ہیں جن کی شکم سے اللہ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم خدیجہؓ سے بہتر کوئی بیوی نہیں ملی، جب سب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اس وقت وہ ایمان لائیں اور انھوں نے میری تصدیق کی۔ جس وقت لوگوں نے مجھے مال سے محروم رکھا اس وقت انھوں نے اپنا مال مجھے دیا اور انھیں کے شکم سے اللہ نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔

وفات: رمضان ۱۰ر نبوی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ منورہ سے تقریباً تین سال قبل وہ اس عالم فانی سے عالم جاودانی کے سفر پر روانہ ہوگئیں۔

نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی، اس لیے غسل دے کر کفن پہنا دیا گیا، اور لوگ جنازہ لے کر ابدی آرام گاہ کی طرف چل پڑے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفسِ نفیس قبر میں اترے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے انھیں لحد میں رکھ کر سپرد خاک کیا۔ حضرت خدیجہؓ کی قبر مقام ''حجون'' میں پہاڑ کے اوپر آج بھی نمایاں اور ممتاز ہے۔

اولاد: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہؓ سے چھ اولادیں پیدا ہوئیں، دو صاحبزادے جو بچپن میں انتقال کر گئے اور چار صاحبزادیاں نام حسب ذیل ہیں:

حضرت قاسم: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے بیٹے تھے، انھیں کے نام پر آپ ابوالقاسم کنیت کرتے تھے صغرسنی میں مکہ میں انتقال کیا، اس وقت پیروں پر چلنے لگے تھے۔

حضرت زینب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ عبداللہ نے بہت کم عمر پائی، چونکہ زمانۂ نبوت میں پیدا ہوئے تھے، اس لیے طیب اور طاہر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ رقیہ، ام کلثوم، فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہن اجمعین۔ ❁❁

مولانا عبدالرزاق مجاہد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور واوکاڑہ کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد سلمہ کی والدہ محترمہ ۱۰ر جنوری ۲۰۲۶ء کو انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک سیرت خاتون تھیں۔ اللہ پاک نے تین بیٹے عطا فرمائے: بڑے بیٹا کا نام عبدالستار ہے جو بعد میں قاری عبدالستار کہلائے۔ موصوف جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں کے فاضل ہیں۔ دوسرے بیٹے مولانا عبدالرزاق مجاہد سلمہ ہیں جو ہمارے ضلع قصور واوکاڑہ کے مبلغ ہیں۔ تیسرے بیٹے حافظ عبدالمالک ہیں، جو کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔ تینوں بیٹوں کا قرآن پاک کے حافظ وقاری اور دو کا عالم ہونا جہاں بیٹوں کے والد محترم حاجی اللہ یار کی مساعی جمیلہ کا دخل ہے، وہاں ان کی والدہ مرحومہ کا بھی یقیناً عمل دخل ہے جو مرحومہ کے لئے صدقہ جاریہ ہوں گے۔ اللہ پاک بال بال مغفرت فرمائیں۔ راقم نے ۱۳ر جنوری صبح دس بجے مرحومہ کی تعزیت اور مغفرت کی دعا کی۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

مسائل روزہ وزکوٰۃ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کا تیسرا فرض ہے۔ جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے مسلمان نہیں رہتا اور جو اس فرض کو ادا نہ کرے وہ سخت گناہ گار فاسق ہے۔

روزہ کی نیت:

نیت کہتے ہیں دل کے قصد وارادہ کو، زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے۔

روزہ کے لیے نیت شرط ہے، اگر روزہ کا ارادہ نہ کیا اور تمام دن کچھ کھایا پیا نہیں تو روزہ نہ ہوگا۔

مسئلہ: رمضان کے روزے کی نیت رات سے کرلینا بہتر ہے اور رات کو نہ کی ہو تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک کرسکتا ہے؛ بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا، (۲) قصداً منہ بھر قے کرنا، (۳) کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا، (۴) عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہو جانا، (۵) کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادۃً کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ، (۶) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا، بیڑی، سگریٹ، حقہ پینا اسی حکم میں ہیں، (۷) بھول کر کھا پی لیا اور یہ خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا پھر قصداً کھا پی لیا، (۸) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی، (۹) دن باقی تھا؛ مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہوگیا ہے، روزہ افطار کرلیا۔

تنبیہ: ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ لازم نہیں ہوتا۔

(۱۰) جان بوجھ کر بدون بھولنے کے بی بی سے صحبت کرنے یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا بھی لازم ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔

کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے ورنہ ساٹھ روزے متواتر رکھے، بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے اور اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے۔ آج کل شرعی غلام یا باندی کہیں نہیں ملتے؛ اس لیے آخری دو صورتیں متعین ہیں۔

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹتا نہیں؛ مگر مکروہ ہوجاتا ہے:

(۱) بلاضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلہ سے دانت صاف کرنا بھی روزہ میں مکروہ ہیں۔

(۲) تمام دن حالت جنابت میں بغیر غسل کیے رہنا۔

(۳) فصد کرانا، کسی مریض کے لیے اپنا خون دینا جو آج کل ڈاکٹروں میں رائج ہے یہ بھی اس میں داخل ہے۔

(۴) غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا یہ ہر حال میں حرام ہے، روزہ میں اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔

(۵) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا خواہ انسان کو ہو یا کسی بے جان چیز کو یا جاندار کو، ان سے بھی روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا:

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) سر یا مونچھوں پر تیل لگانا۔ (۳) آنکھوں میں دوا، یا سُرمہ ڈالنا۔ (۴) خوشبو سونگھنا۔ (۵) گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ (۶) کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (۷) بھول کر کھانا پینا۔ (۸) حلق میں پانی ڈالنا یا بلاقصد چلا جانا۔ (۱۰) خودبخود قے آجانا۔ (۱۱) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا۔ (۱۲) دانتوں میں سے خون نکلے؛ مگر حلق میں

نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔ (۱۳) اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہوگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا اور اسی حالت میں روزہ کی نیت کرلی تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

وہ عذر جن سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے:

(۱) بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو، یا مرض بڑھنے کا شدید خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔

(۲) جو عورت حمل سے ہو اور روزہ میں بچہ کو یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے، بعد میں قضا کرے۔

(۳) جو عورت اپنے یا کسی غیر کے بچہ کو دودھ پلاتی ہے، اگر روزہ سے بچہ کو دودھ نہیں ملتا، تکلیف پہنچتی ہے تو روزہ نہ رکھے پھر قضا کرے۔

(۴) مسافر شرعی (جو کم از کم اڑتالیس میل کے سفر کی نیت پر گھر سے نکلا ہو) اس کے لیے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، پھر اگر کچھ تکلیف ودقت نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ سفر ہی میں روزہ رکھ لے اگر خود اپنے آپ کو یا اپنے ساتھیوں کو اس سے تکلیف ہو تو روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے۔

(۵) بحالت روزہ سفر شروع کیا تو اس روزۃ کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کچھ کھانے پینے کے بعد سفر سے وطن واپس آ گیا تو باقی دن کھانے پینے سے احتراز کرے، اور اگر ابھی کچھ کھایا پیا نہیں تھا کہ وطن میں ایسے وقت واپس آ گیا جب کہ روزہ کی نیت ہوسکتی ہو یعنی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل تو اس پر لازم ہے کہ روزہ کی نیت کرلے۔

(۶) کسی کو قتل کی دھمکی دے کر روزہ توڑنے پر مجبور کیا جائے تو اس کے لیے توڑ دینا جائز ہے پھر قضا کرلے۔

(۷) کسی بیماری یا بھوک پیاس کا اتنا غلبہ ہو جائے کہ کسی مسلمان دیندار ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا خطرہ لاحق ہو تو روزہ توڑ دینا جائز؛ بلکہ واجب ہے اور پھر اس کی قضا لازم ہوگی۔

(۸) عورت کے لیے ایام حیض میں اور بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون آتا ہے یعنی نفاس اس کے دوران میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ان ایام میں روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے۔ بیمار، مسافر، حیض ونفاس والی عورت جن کے لیے رمضان میں روزہ رکھنا اور کھانا پینا جائز ہے ان کو بھی لازم ہے کہ رمضان کا احترام کریں، سب کے سامنے کھاتے پیتے نہ پھریں۔

روزہ کی قضا:

(۱) کسی عذر سے روزہ قضا ہوگیا تو جب عُذر جاتا رہے جلد ادا کرلینا چاہیے۔ زندگی اور طاقت کا بھروسہ نہیں، قضا روزوں میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا ایک ایک دو دو کرکے رکھے۔

(۲) اگر مسافر سفر سے لوٹنے کے بعد یا مریض تندرست ہونے کے بعد اتنا وقت نہ پائے کہ جس میں قضا شدہ روزے ادا کرے تو قضا اس کے ذمہ لازم نہیں۔ سفر سے لوٹنے اور بیماری سے تندرست ہونے کے بعد جتنے دن ملیں، اتنے ہی کی قضا لازم ہوگی۔

سحری:

روزہ دار کو آخر رات میں صبحِ صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون اور باعثِ برکت وثواب ہے۔ نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہوجائے گی؛ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے۔ اگر مؤذّن نے صبح سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانے کی ممانعت نہیں؛ جب تک صبح صادق نہ ہوجائے۔ سحری سے فارغ ہوکر روزہ کی نیت دل میں کرلینا کافی ہے اور زبان سے بھی یہ الفاظ کہہ لے تو اچھا ہے: ”بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ۔“

اِفطاری:

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں جب اَبر وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہو تو دو چار منٹ انتظار کرلینا بہتر ہے اور تین منٹ کی احتیاط بہرحال کرنا چاہیے۔

کھجور اور خرما سے افطار کرنا افضل ہے اور کسی دوسری چیز سے افطار کریں تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں، افطار کے وقت یہ دُعا مسنون ہے: ”اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ“ اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے: ”ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔“

تراویح:

(۱) رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد بیس رکعت سنت موکدہ ہے۔

(۲) تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے۔ محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی

شخص علیحدہ اپنے گھر میں اپنی تراویح پڑھ لے تو سنت ادا ہوگئی، اگرچہ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہا اور اگر محلہ ہی میں جماعت نہ ہوئی تو سب کے سب ترک سنت کے گنہگار ہوں گے۔

(۳) تراویح میں پورا قرآن مجید ختم کرنا بھی سنت ہے۔ کسی جگہ حافظِ قرآن سنانے والا نہ ملے یا ملے؛ مگر سنانے پر اجرت و معاوضہ طلب کرے تو چھوٹی سورتوں سے نماز تراویح ادا کریں، اُجرت دے کر قرآن نہ سنیں؛ کیوں کہ قرآن سنانے پر اجرت لینا اور دینا حرام ہے۔

(۴) اگر ایک حافظ ایک مسجد میں بیس رکعت پڑھ چکا ہے، اس کو دوسری مسجد میں اسی رات تراویح پڑھنا درست نہیں۔

(۵) جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئی ہو تو جب امام وتر کی جماعت کرائے اس کو بھی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیے، اپنی باقی ماندہ تراویح بعد میں پوری کرے۔

(۶) قرآن کو اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں بڑا گناہ ہے، اس صورت میں نہ امام کو ثواب ہوگا، نہ مقتدی کو۔ جمہور علماء کا فتویٰ یہ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔

اِعتکاف:

(۱) اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہے اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں (جیسے پیشاب، پاخانہ کی ضرورت یا غسل واجب اور وضو کی ضرورت) مسجد سے باہر نہ جائے۔

(۲) رمضان کے عشرۂ اخیر میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی اگر بڑے شہروں کے محلہ میں اور چھوٹے دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے اوپر ترکِ سنت کا وبال رہتا ہے اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہو جاتی ہے۔

(۳) بالکل خاموش رہنا اعتکاف میں ضروری نہیں؛ بلکہ مکروہ ہے؛ البتہ نیک کلام کرنا اور لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے۔

(۴) اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں، نماز، تلاوت یا دین کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا یا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔

(۵) جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے، اگر اس میں جمعہ نہیں ہوتا، تو نماز جمعہ کے لیے اندازہ کر کے ایسے وقت مسجد سے نکلے جس میں وہاں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے۔ اگر کچھ زیادہ دیر جامع مسجد میں لگ جائے، جب بھی اعتکاف میں خلل نہیں آتا۔

(۶) اگر بلا ضرورت طبعی شرعی تھوڑی دیر کو بھی مسجد سے باہر چلا جائے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا، خواہ عمداً نکلے یا بھول کر۔ اس صورت میں اعتکاف کی قضا کرنا چاہیے۔

(۷) اگر آخر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو ۲۰/ تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آ جائے تب اعتکاف سے باہر ہو۔

(۸) غسلِ جمعہ یا محض ٹھنڈک کے لیے غسل کے واسطے مسجد سے باہر نکلنا مُعتکف کو جائز نہیں۔

شبِ قدر:

چونکہ اس امت کی عمریں بہ نسبت پہلی امتوں کے چھوٹی ہیں؛ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک رات ایسی مقرر فرما دی ہے کہ جس میں عبادت کرنے کا ثواب ایک ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی زیادہ ہے؛ لیکن اس کو پوشیدہ رکھا؛ تا کہ لوگ اس کی تلاش میں کوشش کریں اور ثواب بے حساب پائیں۔ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شبِ قدر ہونے کا زیادہ احتمال ہے یعنی ۲۱ ویں، ۲۳ ویں، ۲۵ ویں، ۲۷ ویں، ۲۹ ویں شب۔ اور ۲۷ ویں شب میں سب سے زیادہ احتمال ہے۔ ان راتوں میں بہت محنت سے عبادت اور توبہ و استغفار اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ اگر تمام رات جاگنے کی طاقت یا فرصت نہ ہو تو جس قدر ہو سکے جاگے اور نفل نماز یا تلاوتِ قرآن یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے اور کچھ نہ ہو سکے تو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا اہتمام کرے، حدیث میں آیا ہے کہ یہ بھی رات بھر جاگنے کے حکم میں ہو جاتا ہے، ان راتوں کو صرف جلسوں تقریروں میں صرف کر کے سو جانا بڑی محرومی ہے، تقریریں ہر رات ہو سکتی ہیں، عبادت کا یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ البتہ جو لوگ رات بھر عبادت میں جاگنے کی ہمت کریں، وہ شروع میں کچھ وعظ سن لیں، پھر نوافل اور دعا میں لگ جائیں تو

دُرست ہے۔

ترکیب نمازِ عید:

اول زبان یا دل سے نیت کرو کہ دو رکعت نمازِ عید واجب مع چھ زائد تکبیروں کے پیچھے اس امام کے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لو اور سُبحَانَکَ اللّٰھم پڑھو پھر دوسری اور تیسری تکبیر میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی میں باندھ لو اور جس طرح ہمیشہ نماز پڑھتے ہو پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورت کے بعد جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہہ کر پہلی، دوسری اور تیسری دفعہ میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دو اور چوتھی تکبیر کہہ کر بلا ہاتھ اُٹھائے رکوع میں چلے جاؤ۔ باقی نماز حسب دستور تمام کرو۔ خطبہ سُن کر واپس جاؤ۔

”وَالْحَمْدُلِلّٰہِ۔“

مسائل زکوٰۃ:

”وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔“

مسئلہ: اگر کسی کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہے یا اس میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر روپیہ یا نوٹ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ نقد روپیہ بھی سونے چاندی کے حکم میں ہے (شامی) اور سامانِ تجارت اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ: کارخانے اور مِل وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ فرض نہیں؛ لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اسی طرح جو خام مال کارخانہ میں سامان تیار کرنے کے لیے رکھا ہے اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے (درمختار و شامی)

مسئلہ: سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ واجب ہے، زیور، برتن؛ حتی کہ سچا گوٹہ، ٹھپہ، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے، اگرچہ ٹھپہ گوٹہ اور زری کپڑے میں لگے ہوئے ہوں۔

مسئلہ: کسی کے پاس کچھ روپیہ، کچھ سونا یا چاندی اور کچھ مالِ تجارت ہے؛ لیکن علیحدہ علیحدہ بقدر نصاب ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں ہے تو سب کو ملا کر دیکھیں اگر اس مجموعہ کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر اس سے کم رہے تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ (ہدایہ)

مسئلہ: مِلوں اور کمپنیوں کے شیئرز پر بھی زکوٰۃ فرض ہے؛ بشرطیکہ شیئرز کی قیمت بقدر نصاب ہو یا اس کے علاوہ دیگر مال مِل کر شیئر ہولڈر مالک نصاب بن جاتا ہو؛ البتہ کمپنیوں کے شیئرز کی قیمت میں؛ چونکہ مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ کی لاگت بھی شامل ہوتی ہے جو درحقیقت زکوٰۃ سے مستثنٰی ہے؛ اس لیے اگر کوئی شخص کمپنی سے دریافت کرکے جس قدر رقم اس کی مشینری اور مکان اور فرنیچر وغیرہ میں لگی ہوئی ہے، اُس کو اپنے حصے کے مطابق شیئرز کی قیمت میں سے کم کرکے باقی کی زکوٰۃ دے تو یہ بھی جائز اور درست ہے۔ سال کے ختم پر جب زکوٰۃ دینے لگے اس وقت جو شیئرز کی قیمت ہوگی وہی لگے گی۔ (درمختار و شامی)

مسئلہ: پراویڈنٹ فنڈ جو ابھی وصول نہیں ہوا اُس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے؛ لیکن ملازمت چھوڑنے کے بعد جب اس فنڈ کا روپیہ وصول ہوگا، اس وقت اس روپیہ پر زکوٰۃ فرض ہوگی، بشرطیکہ یہ رقم بقدرِ نصاب ہو یا دیگر مال کے ساتھ مل کر بقدر نصاب ہوجاتی ہو وصولیابی سے قبل کی زکوٰۃ پراویڈنٹ کی رقم پر واجب نہیں، یعنی پچھلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔

مسئلہ: صاحب نصاب اگر کسی سال کی زکوٰۃ پیشگی دے دے تو یہ بھی جائز ہے؛ البتہ اگر بعد میں سال پورا ہونے کے اندر مال بڑھ گیا تو اس بڑھے ہوئے مال کی زکوٰۃ علیحدہ دینا ہوگی۔ (درمختار و شامی)

جس قدر مال ہے اس کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہے یعنی ڈھائی فیصد مال دیا جائے گا۔ سونے، چاندی اور مالِ تجارت کی ذات پر زکوٰۃ فرض ہے، اس کا چالیسواں حصہ دے اگر قیمت دے دے تو یہ بھی جائز ہے؛ مگر قیمتِ خرید نہ لگے گی، زکوٰۃ واجب ہونے کے وقت جو قیمت ہوگی اس کا چالیسواں حصہ دینا ہوگا۔

(درمختار، ج:۲)

مسئلہ: ایک ہی فقیر کو اتنا مال دے دینا کہ جتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے، مکروہ ہے؛ لیکن اگر دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اور اس سے کم دینا بغیر کراہت کے جائز ہے۔ (ہدایہ، ج:۱)

مسئلہ: زکوٰۃ ادا ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ جو رقم کسی مستحقِ زکوٰۃ کو دی جائے وہ اس کی کسی خدمت کے معاوضہ میں نہ ہو۔

مسئلہ: ادائیگی زکوٰۃ کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر دے دی جائے، جس میں اس کو ہر طرح کا اختیار ہو، اس کے مالکانہ قبضہ کے بغیر زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ ۞۞

زکوٰۃ کے جدید مسائل

گزشتہ سے پیوستہ

مفتی محمد سلمان مظاہری

مارٹ گیج پردی ہوئی رقم پر زکوٰۃ:

آج کل عام طور پر مکان یا دکان وغیرہ کرایہ پر لینے کی صورت میں حقیقی کرایہ داری کا معاملہ کرنے کے بجائے مارٹ گیج (Mortgage) کا بہت زیادہ رواج ہوگیا ہے کہ ایک شخص بڑی رقم مثلاً پانچ لاکھ یا سات لاکھ روپے وغیرہ مالک ِ مکان کو دے کر بلا کرایہ مکان ایک متعینہ مدت کے لئے حاصل کرلیتا ہے اور جب وہ متعینہ مدت پوری ہو جاتی ہے تو رقم دینے والا مکان خالی کردیتا ہے اور مالک ِمکان اس رقم کو واپس کردیتا ہے، جو اس نے پیشگی لیا تھا۔

سوال یہ ہے کہ جو رقم بطورِ مارٹ گیج کے دی گئی ہے، اس کی زکوٰۃ ادا کرنا کس پر لازم ہے، رقم دینے والے پر یا جس نے رقم لی ہے یعنی مالک ِمکان پر؟ اس سلسلہ میں اکثر علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ بطور مارٹ گیج (Mortgage) دی گئی رقم پر زکوٰۃ رقم دینے والے پر آئے گی نہ کہ مالک ِمکان پر۔ کیوں کہ مالک ِمکان تو اس رقم کا مالک نہیں ہے اور حقیقت میں وہ رقم اس پر قرض ہے، جس کا واپس کرنا اس پر لازم ہے، اس کے برخلاف رقم دینے والا اس رقم کا مالک ہے، جس کی واپسی بھی یقینی ہے، لہٰذا اس رقم پر زکوٰۃ رقم دینے والے پر آئے گی نہ کہ مالک ِمکان پر۔(نفائس الفقہ)

مالِ تجارت کی قیمت ادا کر کے قبضہ نہیں کیا:

مالِ تجارت جس کی قیمت پیشگی ادا کردی گئی ہو، لیکن مال کی وصولی اب تک نہیں ہوسکی ہے، تو اب سوال یہ ہے کہ جو قیمت خریدار کی جانب سے ادا کی جاچکی ہے اس پر اور وہ مال جو خریدار کے قبضہ میں نہیں آیا ہے اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟

اس سلسلہ میں حکم یہ ہے کہ جس مالِ تجارت کی خریدار نے قیمت ادا کردی ہے، لیکن ابھی قبضہ نہیں کیا ہے، اس کی زکوٰۃ خریدار پر ابھی ادا کرنا واجب نہیں ہے، البتہ قبضہ کے بعد خریدار پر گزشتہ سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اور خریدار نے مبیع (goods) کی جو قیمت بائع کو ادا کردی ہے، اس پر بائع کی ملکیت اور قبضہ دونوں جمع ہو کر ملکیتِ تامہ کے دائرہ میں داخل ہوچکی ہے، اس لئے اس کی زکوٰۃ بائع پر ادا کرنا واجب ہے۔(فتاویٰ قاسمیہ)

متفرق مسائل

زکوٰۃ کی رقم سے قرض کی وصولی:

عام طور پر بعض لوگ کسی محتاج کو حسبِ ضرورت قرض دیتے ہیں، لیکن اب اس قرض کی وصولی کی کوئی صورت نہیں ہے، تو کیا وہ شخص اپنے زکوٰۃ کی رقم سے اپنے قرض کو وصول کرسکتا ہے؟

زکوٰۃ کی ادائیگی میں ضروری ہے کہ اسے محض اللہ کی رضا کے لئے دیا جائے اور کسی قسم کا نفع نہ اٹھایا جائے؛ البتہ قرض کی وصولی چوں کہ آپ کا پہلے سے ثابت شدہ حق ہے؛ لہٰذا جس شخص کو قرض دیا گیا ہے اگر وہ مستحقِ زکوٰۃ ہے تو آپ قرض کی وصولی سے مشروط کر کے زکوٰۃ ادا کرسکتے ہیں، لیکن خیال رہے کہ زکوٰۃ باقاعدہ ادا کی جائے اور پھر مستقلاً قرض کی مد میں وصول کی جائے، صرف معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

اگر ایسی شرط لگا کر زکوٰۃ دی گئی تو اس شخص پر شرط کی پابندی ضروری نہ ہوگی، البتہ جس سے قرض وصول کرنا ہے اس کو ترغیب دے سکتے ہیں کہ وہ اس رقم سے قرض ادا کرے۔(الدرالمختار)

صدقہ کی نیت سے زکوٰۃ ادا کرنا:

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے نیتِ زکوۃ ہونا ضروری ہے، اگر زکوٰۃ کی رقم جدا کرتے وقت نیت کرلی تو بھی کافی ہے اگرچہ دیتے وقت نیت نہ ہو، البتہ اگر رقم بہ نیتِ زکوٰۃ

علیحدہ نہیں کی گئی، ویسے ہی نیت کرلی کہ جو میں دوں گا زکوٰۃ ہوگی اور صدقہ کرتا رہا پھر سال کے آخر میں یہ نیت کرلی کہ جو صدقہ میں سال بھر کرتا رہا، وہ میری طرف سے زکوٰۃ ہے تو یہ کافی نہیں ہے، اس صورت میں زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنا ضروری ہے، ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ میں کس مقام کی قیمت معتبر ہوگی:

ادائیگی زکوٰۃ میں مالِ زکوٰۃ کی قیمت اس جگہ کی معتبر ہوگی، جہاں زکوٰۃ ادا کرنے والا ہے یا اس مقام کی معتبر ہوگی جہاں مال موجود ہو؟ اس کے سلسلہ میں فتاویٰ ہندیہ کے اندر یہ صراحت مذکور ہے کہ جہاں مال موجود ہو وہاں کی قیمت معتبر ہوگی نہ کہ جہاں زکوٰۃ ادا کرنے والا ہے وہاں کی۔ (ہندیہ ۱/۱۸۰)

عیدی کے نام سے زکوٰۃ دینا:

زکوٰۃ میں دینے والے کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے، اگر اسے عیدی کہا جائے اور اسی نام سے مستحق رشتہ داروں کو دی جائے تو اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، بشرطیکہ جسے دی جارہی ہے وہ مستحقِ زکوٰۃ ہو۔

زکوٰۃ میں کس وقت کی قیمت معتبر ہوگی:

سونے چاندی کی زکوٰۃ میں کس وقت کی قیمت معتبر ہوگی، جس وقت زکوٰۃ واجب ہوئی یا جس وقت زکوٰۃ ادا کی جارہی ہے؟ اس کے سلسلہ میں دونوں قول ہیں، احتیاط اس میں ہے کہ جو قیمت زیادہ ہو وہ لگائی جائے۔

سامانِ تجارت کی زکوٰۃ میں قیمت فروخت معتبر ہوگی:

تجارت کے سامان کی زکوٰۃ خریدے ہوئے حساب سے ادا کی جائے گی یا جس قیمت سے فروخت کرے اس حساب سے؟ تو اس کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ اس میں قیمت فروخت معتبر ہوگی یعنی سامان کی جو قیمت مارکیٹ میں ہو اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ (فتاویٰ شامی ۲/۲۸۶)

گروی پر رکھی ہوئی چیزوں میں زکوٰۃ کا حکم:

مالِ زکوٰۃ (نقدی، سونا، چاندی، مالِ تجارت) جب گروی کے طور پر قرض خواہ کے پاس رکھا جائے تو اس کی زکوٰۃ نہ قرض خواہ پر لازم ہے نہ مقروض (مالک) پر لازم ہے، نہ ابھی اور نہ واپس لینے کے بعد گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ یہ گروی جس چیز کے بدلے رکھی گئی ہے خواہ اس کے بقدر ہو یا اس سے زیادہ قیمت والی ہو، دونوں صورتوں میں حکم یہی ہے۔ (فتاویٰ شامی ۲/۲۶۳)

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ:

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سال کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد مابقیہ سے دوسرے سال کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی، حتیٰ کہ جب تک نصاب سے کم نہ ہو جائے زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے، اور جب نصاب سے کم رہ جائے، تو پھر زکوٰۃ لازم نہیں۔

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے اس بات کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے کہ گزشتہ سال کی زکوٰۃ امسال کی قیمت کے اعتبار سے ادا کرنی ہوگی، یہی راجح اور مفتی بہ قول ہے۔ (فتاویٰ قاسمیہ) ❁❁

حافظ ڈاکٹر ایجاد اللہ کی رحلت

استاذ العلماء، شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ نے دو نکاح کئے۔ پہلی اہلیہ محترمہ سے چار صاحبزادے ہوئے۔ مولانا مفتی عبیداللہ عزیزؒ، مولانا حماداللہ عزیزؒ، جو چند سال پہلے انتقال فرما چکے ہیں۔ قاری ارشاداللہ جو بقید حیات ہیں، چوتھے بیٹے ڈاکٹر ایجاداللہؒ تھے، جس نے ڈسپنسری کلاس پڑھی۔ دوسری اہلیہ محترمہ سے مولانا امداداللہ عزیز ہیں، جو کراچی میں اقرأ طرز کے کئی ادارے چلارہے ہیں۔ ڈاکٹر ایجاداللہ حافظ قرآن تھے اور بہترین آواز کے ساتھ قرآن پاک پڑھتے تھے، عمر تقریباً ۵۵ سال ہوگی۔ شوگر، بلڈ پریشر اور کئی ایک امراض میں مبتلا تھے۔ ۱۰؍جنوری ۲۰۲۶ء کو انتقال ہوا۔ اگلے روز نماز جمعہ کے بعد تین بجے ان کی نماز جنازہ برادر خورد مولانا امداداللہ عزیز کی امامت میں ادا کی گئی، جس میں سینکڑوں علماء حفاظ وقرأ اور عوام نے شرکت کی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ مرحوم نیک سیرت انسان اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ والد محترم کی وفات کے بعد برادران محترم مولانا مفتی عبیداللہ عزیز، مولانا حماداللہ عزیز کے ساتھ مل کر مدرسہ کے نظم میں شریک تھے۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور سیئات سے درگزر فرمائیں اور قبر وحشر کی منزلیں آسان فرمائیں۔ ۱۳؍جنوری دس بجے صبح ان کے برادران مولانا امداداللہ عزیز، قاری ارشاداللہ، برادرزادہ مولانا جمال عبدالناصر سلمہ سے ملاقات کی اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا تحفظ

بیان:.... مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی صاحب مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم سیوطی صاحب کی دعوت پر دفتر ختم نبوت منڈی بہاؤالدین تشریف لائے جہاں پر انہوں نے رکن سازی کی اہمیت وافادیت پر مؤثر اور فکر انگیز خطاب کیا، جس کی تلخیص پیش خدمت ہے:

خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

میرے دوستو! عقیدہ ختم نبوت سے نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بہت سی آزمائشوں سے نکالا۔ پہلی امتوں میں وحی کے مسلسل جاری رہنے سے احکام بدلتے رہتے تھے اور اس کے لیے کوئی وقت متعین نہیں تھا۔ کسی بھی وقت کوئی نیا حکم آجاتا یا پہلے حکم میں تبدیلی ہوجاتی۔ یہ ان اُمتوں کے لیے بہت آزمائش تھی لیکن ہم ختم نبوت کی وجہ سے اس آزمائش سے نکل گئے۔

دوسری چیز وقت کے نبی سے نماز کی طرح محبت فرض تھی۔ اس وقت نبوت جاری تھی اور نبی بدلنے سے زاویہ محبت بدل جاتا ہے۔ یہ بہت مشکل کام تھا کیونکہ مرکز عقیدت کو بدلنا آسان نہیں ہوتا۔ ختم نبوت کی وجہ سے ہم اس آزمائش اور مشکل سے بچ گئے۔ اب قیامت تک ایک نبی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی محبت فرض ہے۔ ان سے محبت جگانے کے لیے مختلف راستے دیے گئے۔ درود شریف پڑھنا و دیگر افعال۔ یہ ضابطہ ہے جس سے محبت ہوتو اس کے دشمن سے بھی دشمنی ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب اونچا تو دشمن بھی بڑا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل ہونے کی کئی ساری وجوہات ہیں لیکن بڑی وجہ فضیلت ختم نبوت ہے۔ ”بعد از خدا توئی قصہ مختصر“

ہم مسلمان سب سے پہلے ختم نبوت کے چوکیدار پھر ڈاکٹر، انجینئر، تاجر وغیرہ ہیں

اب جو ختم نبوت والے منصب سے ٹکرائے گا اللہ تعالیٰ اس کی خود گرفت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک اپنی ذات کے حوالے سے ضابطہ ہے اور ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے حوالے سے ضابطہ ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ فرعون نے دعویٰ کیا: ”انا ربکم الاعلیٰ“ اب قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ باقی سارے گناہ معاف فرما دیں گے۔ اب فرعون کے بارے کیا کہا: ”اذھبا الی فرعون انه طغیٰ، فقولا له قولا لینا“ قول لین یعنی اس سے نرم گفتگو کرنی ہے۔ اب یہاں اپنی ذات کا مسئلہ آیا تو انداز نرم لیکن جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا مسئلہ آیا کہ جب ولید بن مغیرہ نے گستاخی کی جس کو قرآن مجید نے نقل کیا: ”انك لمجنون“ تو یہاں اللہ تعالیٰ خود میدان میں آئے، خود دفاع کیا تو پتا چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا دفاع کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ اللہ کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ولید بن مغیرہ کے دس عیوب گنوائے۔ قسم اٹھانے والا، بے قدر، طعنے دینے والا، چغل خور وغیرہ کا ذکر کیا۔ آخری عیب جس کا ٹھنڈا معنی کروں گا کہ وہ حرام زادہ ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی سنت عیبوں کو چھپانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ستار ہے یعنی عیبوں کو چھپانے والا۔ جب معاملہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دفاع سے پہلے تین قسمیں اٹھائیں۔ قال اللہ تعالیٰ: ”ن،

والقلم وما يسطرون، ما انت بنعمة ربك بمجنون "تین قسمیں اٹھا کر فرمایا کہ آپ مجنون نہیں ہیں۔ فرمایا: وانك لعلیٰ خلق عظیم " آپ خلق عظیم کے مرتبے پر فائز ہیں۔ اخلاق کی تین قسمیں ہیں: 1.خلق حسن۔ 2.خلق کریم یہ دونوں قسمیں باقی انبیاء اور امتیوں میں مشترک ہیں، لیکن "خلق عظیم " یہ صرف آپ کے لیے خاص ہے۔

جب ولید بن مغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام زادہ کہا تو وہ تلوار لے کر اپنی والدہ کے پاس آیا اور تلوار سونت کر کہا کہ ماں نو عیوب تو میرے اندر ہیں، وہ مانتا ہوں لیکن دسویں عیب کے بارے میں سچ سچ بتانا.... تو اس کی ماں نے کہا کہ دسواں عیب بھی تیرے اندر ہے کہ تو اپنے باپ کا نہیں بلکہ فلاں چرواہے کا ہے۔

اس پر مفسرین نے لکھا ہے کہ حلالی کبھی بھی گستاخ نہیں ہوسکتا۔ گستاخ ہمیشہ حرامی ہو گا۔ اب کوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک دفعہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ نبی کے دشمن سے کوئی رعایت نہیں کرنی چاہیے۔

جب غزوہ احد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دشمن کی جانب سے تیر پھینکے جا رہے تھے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے ہاتھوں سے روکا تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یا سعد! فداك ابی و امی " (اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان) ذات کے تحفظ پر کیا خوب جملہ ارشاد فرمایا۔ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی جس کے فتاویٰ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ وہاں کے مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن صاحب نے اپنے والد مرحوم مفتی محمد شریف بہاولپوری رحمہ اللہ کا واقعہ سنایا، مرحوم مفتی صاحب بہاولپور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ بھی رہے۔ انہوں نے وفات سے پہلے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میری میت تھوڑی دیر کے لئے دفتر ختم نبوت میں رکھنا۔ جب ان کو دفن کیا گیا تو ان کی قبر سے خوشبو آنے لگی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن بن کر ختم نبوت کے تحفظ کا کام کریں، یہ دنیا و آخرت میں سرخروئی کا باعث ہے

میرے دوستو! ایک مزاج بناؤ، دین کے تمام شعبے حق پر ہیں اور ہر ایک کی اہمیت ہے کسی کی نفی نہیں کرنا چاہیے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دین کے جتنے شعبے ہیں ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال کا تحفظ کیا جاتا ہے اور کرنا بھی چاہیے لیکن ختم نبوت کے تحفظ کا شعبہ ان سب میں اعلیٰ ہے کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ: "میری ساری زندگی کی نیکیاں لے لو اور ہجرت والی رات جو غار میں گزاری، اس ایک رات کی نیکیاں مجھے دے دو۔" غار کی ایک رات کی نیکیاں پوری زندگی کی نیکیوں پر کیوں حاوی ہیں؟ وہ اسی لیے کہ غار میں ذات کا تحفظ تھا۔ جس جس نے یہ کام کیا وہ چمک گیا۔

مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی بخشش کا ذریعہ بہاولپور کی عدالت میں ختم نبوت کا مقدمہ لڑنا، مفتی محمود رحمہ اللہ کی بخشش کا ذریعہ اسمبلی میں ختم نبوت کا طرفدار بننا، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کا سایہ نصیب کیا ہے۔

مولانا خیر محمد رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ تمام انبیاء کرام طواف کر رہے ہیں اور ان کے پیچھے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ طواف کر رہے ہیں۔ یہ ختم نبوت کے کام کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہم مسلمان سب سے پہلے ختم نبوت کے چوکیدار پھر ڈاکٹر، انجینئر، تاجر وغیرہ ہیں۔ اگر کسی علاقے میں العیاذ باللہ! کوئی مرتد ہو گیا تو پورا علاقہ گرفت میں آئے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن بن کر ختم نبوت کے تحفظ کا کام کریں۔ یہ دنیا و آخرت میں سرخروئی کا باعث ہے۔ رکن سازی یہ کاغذی کارروائی نہیں بلکہ ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ ذمہ داری بخوبی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین، یارب العالمین۔ ۞۞

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خانپور کے اجتماع میں شرکت:

جامعہ عبداللہ بن مسعود کا سالانہ اجتماع ۲ تا ۴؍جنوری ۲۰۲۶ء کے یخ بستہ موسم میں منعقد ہوا، جلسہ گاہ جامعہ کے قریب ہائی اسکول کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں تھا جو کہ خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے گھیرا ہوا تھا اور جلسہ گاہ کو گرم رکھنے کے وسیع انتظامات تھے۔ راقم نے ۲؍جنوری بروز جمعۃ المبارک عشاء کی نماز کے بعد اجلاس میں شرکت کی۔

جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور کے بانی حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستیؒ تھے اب ان کے بھائی حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی مدظلہ ہیں۔ اول الذکر کی زندگی میں بھی تمام انتظامات موخرالذکر کے ہاتھوں میں تھے جبکہ اول الذکر کے بھاری بھرکم نام سے ادارہ نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور جامعہ عبداللہ بن مسعود کا نام ملک کے نامور اداروں میں شمار ہونے لگا۔ یہ اعزاز بھی اس ادارہ کو حاصل ہے کہ ’’تین روزہ اجتماع‘‘ کو برقرار رکھا ہوا ہے، جبکہ ملک کے تمام اداروں نے اپنے اجتماعات ایک روزہ یا ایک شبانہ کردیئے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن مدظلہ کا سیاسی تعلق جمعیت علماء اسلام (س) گروہ سے ہے، اسٹیج سیکریٹری کے اعلان سے معلوم ہوا کہ موصوف جمعیت علماء اسلام (س) کے سرپرست اعلیٰ ہیں، ایسے ہی خطباء و مبلغین کی معروف جماعت ’’مجلس علماء اہلسنت پاکستان‘‘ کے صدر اور خطیب شہر حضرت مولانا عبدالکریم ندیم مدظلہ ناظم اعلیٰ ہیں۔ مجلس علماء کے بانی خطیب پاکستان حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ اور ہمارے علاقہ کی شہرت کا باعث حضرت مولانا عبدالغفور حقانیؒ ناظم اعلیٰ تھے، اب مجلس علماء کے صدر مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی امیر اور مولانا عبدالکریم ندیم ناظم اعلیٰ ہیں۔ سالانہ اجتماع میں علماء دیوبند کی چھوٹی بڑی جماعتوں کو دعوت دی جاتی ہے اور تمام جماعتوں کے راہنما شرکت فرماتے ہیں۔ مہمانانِ گرامی کی رہائش اور خوراک کا انتظام مدرسہ کے علاوہ ایک ہوٹل میں بھی ہوتا ہے۔ راقم کا رات کا قیام و آرام ہوٹل میں تھا۔ رات کی نشست جس میں راقم نے شرکت کی، اس میں بخاری شریف کا آخری سبق جامعہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی مدظلہ نے خود پڑھایا۔ مفتی صاحب کے سبق کے بعد جامعہ سے تخصص فی الفقہ میں تربیت حاصل کرنے والے پانچ مفتی صاحبان، دورۂ حدیث شریف کرنے والے ۳۶ علماء کرام، قرآن پاک حفظ کی تکمیل کرنے والے اور ناظرہ مکمل کرنے والے ۵۶ حفاظ کی دستار بندی کا عمل بھی ہوا۔ راقم سے پہلے صاحبِ طرز خطباء، ثناخواں کے بیانات، نعتیں و نظمیں ہوئیں۔ راقم کے بیان سے پہلے مولانا عبدالکریم ندیم مدظلہ اسٹیج پر موجود تھے۔ بیان کے دوران خطیب ابن خطیب، خطیب شعلہ بیان حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی مدظلہ تشریف لائے اور معروف محقق اہلسنت حضرت مولانا سیّد علی معاویہ المعروف علی معاویہ بھائی بھائی کے بیانات بھی ہوئے تھے۔ ختم بخاری شریف کے دوران جلسہ گاہ میں ہزاروں مسلمان شریک ہوئے۔

دین پور شریف حاضری:

دین پور شریف میں سجادہ نشین حضرت اقدس میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری دی اور حضرت والا سے دعائیں لیں۔ حضرت میاں صاحب کے بھائی حضرت میاں ریاض احمد دین پوری مدظلہ کے مرکز ظاہر پیر چوک میں حاضری ہوئی اوران کے فرزندان گرامی سے ملاقات کی اور انہوں نے ملاقات میں بتلایا کہ ان کے مرکز میں درجہ کتب رابعہ تک ہے۔ راقم کے استفسار پر بتلایا کہ درجہ رابعہ میں چار طلبا ہیں۔ راقم نے کہا کہ انہیں چناب نگر کورس میں بھجوائیں، فرزندان گرامی نے بھجوانے کا وعدہ کیا۔

جھنگ کے دیہاتی علاقوں کا دورہ:

قاری ریاض لغاری مدظلہ ہمارے حضرت اقدس مولانا عبدالحیؒ بہلوی نوراللہ

مرقدہ کے مسترشدین میں سے ہیں۔ حضرت بہلویؒ ثانی کی وفات کے بعد حضرت کے فرزندار جمنداور جانشین حضرت مولانا عبیداللہ ازہرؒ کی خدمت میں رہے روڈو سلطان اٹھارہ ہزاری اوراس کے مضافات میں حضرت بہلویؒ اور ان کے جانشینوں کا بہت بڑا حلقہ ہے۔ لغاری صاحب متحرک و فعال انسان ہیں، اٹھارہ ہزاری تحصیل جمیعت علماء اسلام کے امیر اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی طور پر سرپرستوں میں سے ہیں۔ آپ نے راقم الحروف کو ۱۴ تا ۱۶ر جنوری کے یخ بستہ دن نوٹ کرائے۔ ۱۴ر جنوری کو جامعہ دارالعلوم الحسینیہ اکڑی احمد پورسیال میں مغرب کی نماز کے بعد جلسہ کا اہتمام کیا، جس کی صدارت جامعہ کے مہتمم مولانا عادل عمر مدظلہ نے کی۔ تلاوت قاری احمد مدنی نے کی اور نعتیہ کلام بھی پیش کیا۔ نیز قاری محمد حسین لغاری سلمہ نے مصری لہجہ میں بہترین قرأت کی۔ حافظ زوار حسین نامی بزرگ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد اکبر رحیمی خطیب لاشاری نے سرانجام دیئے۔ طلحہ زبیر طالب علم نے عقیدۂ ختم نبوت پر مختصر بیان کیا، جبکہ تفصیلی بیان راقم محمد اسماعیل شجاع آبادی کا عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور معراج النبی پر تقریباً ایک گھنٹہ ہوا۔ علاقہ سے کثیر تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ دارالعلوم الحسینیہ کے بانی مولانا عادل عمر مدظلہ ہیں۔ دارالعلوم کی بنیاد چاہ اکڑی والا جھنگ ملتان روڈ ۱۲ر فروری ۲۰۰۲ء میں رکھی گئی۔ حفظ و ناظرہ کی سات کلاسیں ہیں۔ درجہ کتب ثالثہ تک کے اسباق ہیں، جامعہ میں طلبا کی تعداد اڑھائی سو ہے۔ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ سینکڑوں طلبا اس دیہات میں اٹھارہ اساتذۂ کرام سے تعلیم وتربیت حاصل کررہے ہیں۔

علماء کنونشن:

اگلے روز ۱۵ر جنوری کو جامعہ میں علماء کرام کا کنونشن منعقد ہوا۔ اس کی صدارت بھی مولانا عادل عمر مدظلہ نے کی۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی کا عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے علماء کرام کی ذمہ داری پر سیر حاصل بیان ہوا۔ علاقہ میں ختم نبوت کے کام کی نگرانی کے لئے علاقہ کے معروف خطیب مولانا محمد عرفان حیدری کو مقرر کیا گیا اور طے ہوا کہ احمد پور سیال کے مختلف چکوک اور علاقوں میں ہر ماہ تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہو۔ کنونشن راقم الحروف کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جامعہ حیدریہ فاروقیہ شریف آباد میں جلسہ:

جامعہ حیدر فاروقیہ شریف آباد تحصیل احمد پورسیال کے بانی حاجی محمد اسلم صادقؒ تھے۔ ان کی وفات کے بعد ۱۹۸۰ء میں مولانا مفتی محمد اعظم مہتمم بنائے گئے اور جناب محمد احمد ان کے معاون، یہ خاندان بھی ہمارے حضرت بہلویؒ اور ان کے خانوادہ سے متعلق ہے۔ انہوں نے جامعہ میں خانقاہ بھی قائم کی ہوئی ہے، جہاں ذکر و اذکار کی محافل بھی برپا ہوتی رہتی ہیں۔ ۱۵ر جنوری ظہر سے عصر تک جلسہ منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا مفتی محمد اعظم مدظلہ نے کی۔ تلاوت و نعت کے بعد راقم کا تفصیلی بیان ہوا۔ جلسہ میں قرب و جوار سے بیسیوں مسلمان شریک ہوئے، قادیانیوں اور ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا وعدہ کیا گیا۔

اُچ گل امام میں ماہانہ مجلس ذکر:

قاری ریاض احمد لغاری مدظلہ ہمارے حضرت بہلویؒ کے پوتے حضرت مولانا عبدالحئی بہلویؒ کے فرزندارجمند حضرت مولانا عبیداللہ ازہرؒ کے خلیفہ مجاز ہیں اور ہر ماہ کی آخری جمعرات اپنی مسجد میں مجلس ذکر منعقد کرتے ہیں، جس میں درجنوں مسلمان شریک ہوکر سلسلہ نقشبندیہ بہلویہ کے مطابق ذکر کرتے ہیں۔ راقم کو پہلے بھی کئی مرتبہ شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۵ر جنوری مغرب سے عشا تک محفل برپا ہوئی، جس میں مولانا غلام اکبر رحیمی کے علاوہ نعت خوانوں اور قاری صاحبان نے تلاوت کلام پاک اور نعت نبوی سے سامعین کے دلوں کو گرمایا۔ تفصیلی بیان اور ذکر راقم نے کرایا۔ مجلس کے آخر میں سامعین کی تواضع بھی کی گئی۔

لاشاری میں درس:

جامع مسجد لاشاری کے امام و خطیب حضرت مولانا محمد اکبر رحیمی مدظلہ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فاضل ہیں۔ ان کی فرمائش پر رات کا آرام وقیام بھی ان کی مسجد میں ہوا اور ۱۶ر جنوری صبح کی نماز کے بعد ان کی مسجد میں درس و بیان ہوا۔

جامع مسجد ذوالنورین روڈو سلطان:

روڈو سلطان کی قدیم مسجد ہے جو قیامِ پاکستان سے بھی پہلے کی ہے، لیکن آبادی حضرت مولانا دوست محمد شہیدؒ کے دور میں ہوئی۔ موصوف ابن سبا کی گولی کا نشانہ بنے

اور انہیں ۱۹۷۱ء میں سبائی غنڈوں نے بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا۔ ان کی شہادت کے بعد ان کے بھائی مولانا عبدالکریمؒ ۲۹ سال تک مسجد کی امامت و خدمت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور ۲۰۰۳ء تک خدمات سرانجام دیں۔ ان کی وفات کے بعد تولیت مولانا محمد انور اور عطاء الرحمٰن کے پاس چلی آ رہی ہے۔ آج کل مسجد کی امامت وخطابت کا فریضہ دارالعلوم کبیر والا کے فاضل نوجوان مولانا محمد اسلم حفظہ اللہ سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ مسجد بھی حضرت بہلویؒ کے خاندان کی روحانی جولانگاہ ہے۔ ایک اور شخصیت مولانا محمد صدیق بھی عرصہ تک خطیب رہے۔

۱۶/جنوری جمعۃ المبارک سے راقم نے تفصیلاً خطاب کیا اور قاری ریاض احمد لغاری مدظلہ کے حکم پر ذکر بھی کرایا۔ ضلع جھنگ کے ان تمام پروگراموں میں جامع مسجد لاشاری کے خطیب مولانا محمد اکبر رحیمی مدظلہ اور ہمارے مرکز ختم نبوت کنگنی والا گوجرانوالہ کے خطیب قاری عمر حیات سلمہ کے برادر جناب محمد صدیق کی معیت بھی حاصل رہی۔

ٹوبہ میں دوروزہ تبلیغی پروگرام:

جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے متخصص مولانا ارشاد احمد سلمہ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دعوت پر دوروز کے لئے ٹوبہ میں آمد ہوئی۔ تبلیغی دورہ کا آغاز رجانہ کے مضافاتی چک ۲۸۶ سیٹھ والا میں ۱۷/جنوری کو ظہر کی نماز کے بعد بیان سے ہوا۔ بعدازاں جامعہ عثمانیہ چک ۲۸۶ سیٹھ والا میں بنات اور خواتین سے خطاب کیا اور انہیں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت سے دلائل کے ساتھ آگاہ کیا۔ بعد نماز عصر جامع مسجد الحسنین اتفاق ٹاؤن رجانہ میں منعقدہ دو روزہ ختم نبوت کورس میں دسیوں مسلمانوں کو قادیانیوں کے کافرانہ عقائد سے آگاہ کیا اور قادیانی مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ کا وعدہ لیا۔ کورس کے سبق میں ضلعی مبلغ مولانا ارشاد احمد اور مولانا حماد غالب نے بھی شرکت کی۔ کورس کا دورانیہ عصر سے مغرب تک رہا۔ ۱۷/جنوری کو راقم کا سبق ہوا، جبکہ ۱۸/جنوری کو ضلعی مبلغ فاضل نوجوان مولانا ارشاد احمد کا سبق ہوا، جو پروجیکٹر کے ذریعہ پڑھایا اور سمجھایا گیا۔ شارٹ کورسز کے ذریعہ مسلمانوں کو قادیانیوں کے غلیظ عقائد سمجھنے میں سہولت ہوتی ہے۔

جامع مسجد عمر ابن خطابؓ:

۱۷/جنوری عشا کی نماز کے بعد جامع مسجد عمر بن خطابؓ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں راقم کا آدھ گھنٹہ سے زیادہ بیان ہوا۔ بیان میں درجنوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ یہاں بھی راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سازشوں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا ان کے تعاقب کا ذکر کیا۔ جامع مسجد عبداللہ چوک ٹوبہ کے خطیب ہمارے حضرت سید نفیس الحسینی نوراللہ مرقدہ کے مسترشد حضرت مولانا غلام مرتضیٰ نفیسی ہیں۔ ۱۸/جنوری صبح کی نماز کے بعد تقریباً پون گھنٹہ درس ہوا۔ درس میں ٹوبہ کی مختلف کالونیوں میں سے درجنوں مسلمان شریک ہوئے۔ آج کے درس میں حجیت حدیث کا موضوع غالب رہا۔ سامعین نے یکسوئی کے ساتھ سماعت کیا۔

مولانا فضل الرحیمؒ کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت:

حضرت مولانا فضل الرحیمؒ جامعہ اشرفیہ لاہور کے بانی حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ کے چھوٹے فرزند ارجمند تھے۔ حضرت مولانا عبیداللہ اشرفیؒ کی وفات کے بعد انہیں جامعہ اشرفیہ کا مہتمم بنایا گیا۔ آپ اپنی زندگی کے آخری ایام میں مولانا ارشد عبید مدظلہ کو مہتمم، مولانا حافظ اسعد عبید، مولانا زبیر حسن اشرفی کو نائب مہتمم مقرر کر کے اللہ پاک کے حضور پیش ہوگئے۔ مولانا قاضی ہارون الرشید، قاضی محمد بلال، قاضی محمد حسن، قاضی محمد حسان راولپنڈی اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی معیت میں ۲۰/جنوری کو حضرت مولانا کے فرزند ارجمند مولانا زبیر حسن، فرزند برادر حضرت مولانا حافظ اسعد عبید، حافظ اجود عبیداللہ سے ملاقات کی اور حضرت مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی زید مجدہ سے ملاقات:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے امیر مولانا سید مصدوق حسین شاہد مدظلہ کی معیت اور قیادت میں حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندیؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا پیر سیف اللہ نقشبندی سے ۱۹/جنوری عصر کی نماز سے پہلے ملاقات کی اور حضرت مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

ختم نبوت کورس، گرین پارک لاہور:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد حاجی مہردین گرین پارک میں ختم نبوت کورس ۲۰ تا ۲۲؍جنوری کو مغرب سے عشا تک منعقد ہوا۔ ۲۰؍ جنوری مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد محمود شادی پورہ نے سبق پڑھایا جبکہ ۲۱؍جنوری کو مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر درس دیا۔ ۲۲؍جنوری کو مولانا سمیع اللہ، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کا رد کیا۔ کورس کی نگرانی قاری ظہورالحق مدظلہ نے کی، جبکہ صدارت مولانا مفتی سبحان محمود مدظلہ کی۔ کورس کی تشہیر کے لئے مولانا سعید احمد وقار نے بھرپور محنت کی۔ ۲۲؍جنوری کو شرکائے کورس کو اسناد بھی دی گئیں۔

جامع مسجد دارالعلوم حنفیہ لبرٹی میں خطبۂ جمعہ:

جامع مسجد لبرٹی مارکیٹ گلبرک کے بانی دارالعلوم دیوبند کے فاضل مولانا عبدالعلیم قاسمیؒ تھے۔ ۱۹۶۰ء میں اس وسیع وعریض مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ مولانا عبدالعلیم قاسمیؒ، مولانا عبدالحلیم قاسمی فرزند تھے مولانا عبدالحکیم قاسمیؒ کے، یہ حضرات اصل میں وادی سون کے صحت افزا مقام انگہ کے رہنے والے تھے۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد لاہور کو اپنی محنت کی جولانگاہ بنایا۔ لاہور کے پوش علاقوں میں کئی ایک مساجد و مدارس قائم کئے۔ مولانا عبدالعلیم قاسمیؒ ۱۹۹۴ء میں رحلت فرما گئے تو ان کے فرزندارجمند قاری سعیدالرحمٰن احمدؒ نے مسجد کی امامت وخطابت اور مدرسہ کا اہتمام سنبھالا۔ مولانا سعیدالرحمٰن احمدؒ ۲۵؍اگست ۲۰۱۷ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے تو ان کے فرزند ارجمند قاری شعیب الرحمٰن سلمہ نے منصب سنبھالا۔ راقم نے کئی مرتبہ جمعہ پر خطاب کیا۔ ۲۳؍جنوری جمعۃ المبارک سے پہلے راقم نے پون گھنٹہ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب کیا۔ مولانا سعیدالرحمٰن احمدؒ ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء مجلس لاہور کی شوریٰ کے رکن رہے۔ مولانا سعیدالرحمٰن کی وفات کے بعد مولانا ممتاز اعوان بانی ورلڈ پاسبان ختم نبوت کا یہ مسجد مرکز رہی وہ خود بھی وقتاً فوقتاً بیان کرتے، راقم نے کئی مرتبہ ان کی دعوت پر خطاب کیا۔

تین روزہ ختم نبوت کورس مدنی مسجد نیشنل بینک کالونی لاہور:

مدنی مسجد نیشنل بینک کالونی نزد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بانی مولانا عبدالصبورؒ تھے۔ موصوف نے مسجد کا سنگ بنیاد ۱۹۷۰ء میں رکھا۔ آپ معروف دینی اسکالر اور شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہدالراشدی مدظلہ کے رفقاء میں سے تھے۔ مولانا راشدی جب لاہور میں تشریف لاتے تو رہائش مولانا عبدالصبورؒ کے ہاں ہوتی۔ مسجد کے ساتھ مدرسہ کا آغاز ۱۹۸۵ء میں کیا۔ ۳۰؍مئی ۲۰۱۲ء تک مسجد مدرسہ کا نظام سنبھالے رکھا۔ ان کی وفات کے بعد سے مولانا قاری عبدالودود اپنے والد کے گلشن کو خوب سنبھالے ہوئے ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے امتحانات کے بعد ہر سال تین دن کے لئے کورس کراتے ہیں، امسال بھی ۲۳ تا ۲۵؍جنوری کورس منعقد ہوا۔ ۲۳؍جنوری جمعہ کی نماز سے قبل معروف اسکالر اور مجاہد ختم نبوت جناب محمد متین خالد کا بیان ہوا۔ اسی روز مغرب سے عشا تک راقم نے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ کا تعارف اوران کا رد کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ بیان کیا۔ اس کا سبب مولانا حکیم محمد اسلم ایوبی سلمہ بنے۔ لاہور میں حاضری کا اصل سبب تو یہی کورس تھا۔ اللہ پاک شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔

کنزالعلوم وہوا کا جلسہ تکمیل بخاری:

۲۶؍جنوری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد اقبال ساقی، مجلس تونسہ کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری مدظلہ کی معیت و رفاقت میں مدرسہ کنزالعلوم وہوا کے جلسہ تکمیل بخاری میں شرکت نصیب ہوئی۔ مدرسہ کے بانی مولانا عبدالغفور سبحانی مدظلہ ہیں، بنین میں حفظ و ناظرہ اور بنات میں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔ جلسہ کا آغاز ملک کے نامور قاری القرء ی قاری محمد ادریس آصف کی تلاوت سے ہوا۔ مقامی احباب نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ نعتیہ کلام کے بعد راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی بیان کیا، جبکہ بخاری شریف کا آخری سبق مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی دامت برکاتہم نے پڑھایا۔ جلسہ صبح دس بجے سے تین بجے تک جاری رہا، جلسہ میں کثیر تعداد میں مسلمان شریک ہوئے۔

کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا

مولانا محمد مسعود خوشابی

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالی کے 7؍فروری بروز ہفتہ کو بستی مہند شریف ضلع بہاولپور میں ایک تاریخی خطاب سے چند اقتباسات۔

☆... پورے بلوچستان میں قادیانیوں کا کوئٹہ میں ایک مرکز تھا۔ ایک دفتر تھا۔ آج سے اکتالیس سال پہلے وہاں جلسہ ہوا۔ مسلمانوں نے جا کر اس مرکز کا گھیراؤ کیا۔ گورنمنٹ آئی مسلمان آگے بڑھے۔ دونوں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ گورنمنٹ نے قادیانیوں کو نکال کر اسے سیل کر دیا۔ آج سے تین ہفتے پہلے آواری ہوٹل کراچی میں بیٹھ کر اس مرکز کے بارے معاملات طے پا گئے۔ مسلمان کاسی برادری کے دو فرد اور کاکڑ برادری کے دو افراد نے چار حصوں میں وہ قادیانی سیل شدہ مرکز والی جگہ قادیانیوں سے خرید لی۔ اس مرکز پر بلڈوزر چلا اور پورے بلوچستان سے قادیانیت کا جنازہ نکال دیا گیا۔ الحمد للہ! اب پورے بلوچستان میں ایک انچ جگہ بھی قادیانیوں کے پاس نہیں رہی اور نہ ہی قادیانی رہا۔

☆... کوہاٹ میں ایک تقریر کے دوران کہا کہ بلوچستان سے قادیانیت کا صفایا ہو گیا تو کوہاٹ کے ایک آدمی نے دوران تقریر کھڑے ہو کر کہا کہ کوہاٹ میں قادیانیوں کی ایک مارکیٹ تھی۔ پلاٹ تھے، کالونی اور عبادت گاہ تھی۔ قادیانیوں کا یہاں تبلیغی مرکز تھا۔ پاکستان بننے سے پہلے قادیان سے فخر ملتانی اور صدر الدین گجراتی آتے تھے۔ علماء کرام سے مناظرے ہوتے تھے۔ ایک مولانا ابو عبیدہ نظام الدین کوہاٹی (رحمہ اللہ) اور ہنگو کے مولانا بنگش (رحمہ اللہ) تھے۔ قادیانیوں کا بڑا کروفر یعنی جاہ و جلال تھا۔ اب مارکیٹ اور سب کچھ بک گیا۔ الحمد للہ! اب پورے ضلع کوہاٹ میں ایک بھی قادیانی نہیں رہا۔

☆... ضلع کرک میں جانا ہوا اور اہل کرک نے بتایا کہ ہمارے ضلع میں بھی اب کوئی قادیانی نہیں۔ ایک جگہ چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی ہے۔ وہاں ایک مولوی فضل احمد نے ملعون قادیان کے زمانے میں قادیانیت اختیار کی۔ وہ وہاں چنگا بنگیال کی اعوان برادری کا امام تھا۔ اس کی وجہ سے ساری اعوان برادری قادیانی ہو گئی۔ آدھا گاؤں قادیانی ہو گیا۔ میرے استاد مولانا لال حسین اختر (رحمہ اللہ) بھی چنگا بنگیال گئے، استاذ محترم مولانا محمد حیات رحمہ اللہ بھی گئے، میں بھی گیا۔ قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے ہوئے۔ پانچ مہینے پہلے میں وہاں گیا تو اہل علاقہ نے بتایا کہ اب یہاں ایک بھی قادیانی نہیں۔

☆... دین پور شریف کا موضع سوارا کے آٹھ خاندان کے پینتیس (35) افراد قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کر چکے ہیں۔

☆... دو سال پہلے سابق چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے قادیانیوں کے متعلق مبارک ثانی کیس کا الٹا فیصلہ کیا۔ ہم نے نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ ایک کے بجائے سپریم کورٹ کے تین جج قاضی فائز عیسیٰ، امین الدین خان اور نعیم افغان بیٹھے۔ جس وقت فیصلہ ہوا تو کفر ہار گیا اور اسلام جیت گیا۔ اس پر قادیانیوں نے قادیانی ملزم کی ضمانت لے لی۔ کیس ٹرائل کورٹ میں چلا۔ کیس تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ کے سیشن جج کے پاس چلا گیا۔ آج سے چار دن پہلے اس جج نے بھی پینسٹھ (65) صفحات پر مشتمل فیصلہ لکھا۔ عمر قید کی سزا سنا کر پچیس (25) سال کے لیے اس ملزم مبارک ثانی کو جیل بھیج دیا۔ آپ کہیں گے کہ کیس چلتے رہتے ہیں، فیصلے ہوتے رہتے ہیں، سزائیں ہوتی رہتی ہیں اس میں تو کوئی خبریت نہیں۔ میں یہ فیصلہ اس لیے سنا رہا ہوں کہ ملزم مبارک ثانی ملعون قادیان کا پڑپوتا ہے۔ جب قادیانیوں کو پتہ چلا کہ اس کو پچیس سال کی سزا ہوئی ہے تو اس سزا پر ان کے پاؤں کے نیچے انگارے دہک رہے ہیں، کھوپڑیاں کھول رہی ہیں اور خون ابل رہا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ قادیانیت مرجھا رہی ہے اور اسلام اپنی شان و شوکت اور جاہ و جلال سے کھڑا مسکرا رہا ہے۔ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے میرے بھائیو! آپ کا ہر اٹھنے والا قدم آپ کو گنبد خضریٰ کے قریب کر رہا ہے۔ ہم یا ہماری اولاد یہ منظر دیکھے گی کہ تلاش کرنے کے باوجود بھی کوئی قادیانی کسی کو نہیں ملے گا۔ ۞

بقیہ:..... نعمتوں کا استحضار

یہ حفاظ اللہ تبارک وتعالیٰ کی فوج ہیں۔ اور ان کا مرتبہ وہی ہے اور ان کا اعزاز اسی طرح ہوگا جس طرح ان ملائکہ کا اعزاز ہوگا جو اللہ سے قرآن لاکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے رہے۔ آج حافظ بھی وہی کام کررہا ہے جو جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کیا تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منتقل کرنا، آج یہ حافظ اپنے استاد سے قرآن کریم سیکھ کرامت تک پہنچاتا ہے، امت کو سناتا ہے۔

اور اس سے بڑی بات ایک عالم نے فرمائی کہ یہ مت دیکھو حافظ بس ایک انسان ہے... یہ سوچو کہ اس کی زبان پر اللہ کا کلام جاری ہے، بلکہ اللہ پاک خود کلام کررہے ہیں۔ حافظ جو قرآن پڑھ رہا ہے نا، یہ خود نہیں پڑھ رہا، یہ لاؤڈ اسپیکر کی طرح ہے، یہ آواز پہنچا رہا ہے، کوئی پیچھے بول رہا ہے۔ یہ حافظِ قرآن، ٹیپ ریکارڈ کی طرح ہے۔ آج ٹی وی کی مثال لے لو، یہ خود ٹی وی ایک ڈبہ ہے، اپنی حقیقت میں اس سے زیادہ یہ کچھ بھی نہیں ہے، ریڈیو پہلے ہوتا تھا یہ از خود کچھ بھی نہیں ہے، پیچھے کوئی بولتا ہے تو یہاں آواز آتی ہے۔ یہ حافظ قرآن اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا، اللہ پاک اس کی زبان پر بولتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ (الحجرات: 13) ''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔'' یہ حافظ کہہ رہا ہے؟ آپ بتائیں، کیا یہ حافظ کہہ رہا ہے؟ حافظ نے پیدا کیا ہے؟ کون کہہ رہا ہے؟ (مجمع: اللہ کہہ رہا ہے)۔ دل سے بولو: ''اللہ'' یہ کوئی چھوٹی موٹی دولت تھوڑی ہے۔ ایک آدمی کسی چھوٹے سے چھوٹے، یوسی (UC) کے ناظم کی بات پہنچا دے، وہ بھی پھولتا ہے کہ میں اس کا نمائندہ ہوں، سرکاری آدمی، چپڑاسی بھی جب وردی میں ہوتا ہے تو اس کی بھی اکڑ نہیں ختم ہوتی کہ میں فلاں عدالت میں کام کررہا ہوں، میں فلاں کا پی اے (PA) ہوں، وہ افسر سے بھی زیادہ اکڑتا ہے۔

یہ حافظ قرآن کون ہے؟ کس کا نمائندہ ہے؟ اللہ کا نمائندہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی زبان سے بول رہے ہیں۔ علماء نے فرمایا کہ قرآن جبرائیل علیہ السلام لکھا ہوا نہیں لائے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آکر سنایا۔ اور پھر اللہ کے نبی پڑھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (القیامۃ: 16-19) ''اپنی زبان کو حرکت مت دیں تاکہ آپ جلدی یاد کرلیں۔ اس کا جمع کرنا بھی ہمارے ذمہ اور اس کا پڑھنا بھی ہمارے ذمہ، پھر اس کی وضاحت کردینا اور سمجھانا بھی ہمارے ذمہ۔''

قرآن کریم جبرائیل نے پڑھ کر سنایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سنا اور آگے صحابہ کرامؓ کو اپنی زبان سے پڑھ کر سنایا۔ یہ اصل قرآن ہے۔ جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام رمضان میں آتے تھے، قرآن کریم کا دور کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو سناتے تھے، یہ اصل قرآن ہے۔ پہلے قرآن کریم پر لکھا ہوتا تھا: عکسی قرآن۔ یعنی کہ یہ جو کتاب کی شکل میں ہے نا، یہ عکس ہے، عکس۔

اصل قرآن وہی ہے جو استاد پڑھتا ہے اور شاگرد سنتا ہے۔ پھر آگے شاگرد استاد بن جاتا ہے وہ پڑھتا ہے اور اس کے شاگرد سنتے ہیں۔ امام پڑھتا ہے، ہم سنتے ہیں۔ یہ اصل قرآن ہے۔ عظمت اس کی بھی کم نہیں ہے، یہ بھی قرآن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ آپ "مجسم قرآن" تھے۔ ایک قرآن یہ ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھواتے رہتے تھے، اور آپ سراپا یعنی سر سے لے کر پاؤں تک قرآن ہی قرآن تھے۔

یہ باتیں میں نے اس لیے کیں کہ والدین کو خوش ہونا چاہیے کہ کتنی بڑی دولت ہمارے گھر میں آگئی، اس دولت کی انھیں قدر ہونی چاہیے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ وآلہ وصحبہ أجمعین!

REGD. SS. 160

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے ...... ماہنامہ لولاک ملتان ...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں ...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں ...... محاسبہ قادیانیت 37 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر ...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک ...... ہفت روزہ ختم نبوت ...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان 00380038-01034640

مسلم کمرشل بنک ملتان 01127-01010015785

اپیل کنندگان

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ، نقشبندی مجددی، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، ولی ابن ولی، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد	0334-5082180
لاہور	0300-4304277 0300-4981840
کراچی	021 32780337
راولپنڈی	0304-7520844
سیالکوٹ	0300-7442857
گوجرانوالہ	0302-5152137
چناب نگر	0301-6395200
سرگودھا	0301-6361561
جھنگ	0300-7832358
خانیوال	0301-7819466
ساہیوال	0303-2453878
ڈیرہ غازیخان	0306-7817525
بہاولپور	0300-6851586
میرپورخاص	0334-3463200
رحیم یارخان	0301-7659790 0301-9825812
سکھر	0302-3623805
اوکاڑہ قصور	0300-6950984
فیصل آباد	0301-7224794
حیدرآباد	0300-8775697
شیخوپورہ	0309-7064784
کوئٹہ	0331-3064596 0312-8987971
گجرات منڈی بہاؤالدین	0300-8032577
بہاولنگر	0333-6309355 0300-8823051